الثلاثیات فی الحدیث النبوی کے ایک جز کا ترجمہ

بنام

# ثلاثیات بخاری





روضۂ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ



روضۂ امام محمد ابن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ


مؤلف

فضیلۃ الشیخ اشرف بن عبدالرحیم الموزع

مترجم

مولانا محمد نعمان خان شمسی

فاضل شمس العلوم گھوسی



ناشر

امام اعظم لائبریری

الثلاثیات فی الحدیث النبوی

کے ایک جز کا ترجمہ

بنام

# ثلاثیات بخاری

مؤلف

فضیلة الشیخ اشرف بن عبدالرحیم المؤقر

مترجم

(مولانا) محمد نعمان خاں شمسی

فاضل جامعہ شمس العلوم گھوسی مئو یوپی (الھند)



ناشر

امام اعظم لائبریری

مدن پور، دیوریا، یوپی، پن کوڈ: 274205

نام کتاب:.............. **الثلاثیات فی البخاری** (ثلاثیات بخاری)

تالیف:.............. **فضیلۃ الشیخ اشرف بن عبد الرحیم المؤقر**

ترجمہ:.............. مولانا محمد نعمان خاں شمسی

تصحیح و تقدیم:.............. حضرت مولانا محمد افتخاری ندیم قادری علیمی

شیخ الادب جامعہ شمس العلوم گھوسی مئو

کمپوزنگ:.............. ریحان کمپیوٹرس (امجدی بک ڈپو مدھوبن روڈ گھوسی)

پروف ریڈنگ:.............. مولانا محمد فرمان اویسی شمسی

تعداد:.............. گیارہ سو (۱۱۰۰)

سن اشاعت:.............. ۱۴۳۹ھ - ۲۰۱۸ء

قیمت:.............. 40


## ملنے کے پتے


امتیاز بک ڈپو، امجدی روڈ گھوسی، ضلع مئو (7238800243)

کمال بک ڈپو نزد مدرسہ شمس العلوم گھوسی مئو (9935465182)

حافظ غلام مصطفیٰ خان قادری (9918434458)

مولانا انور خان علیمی، علیمیہ جمداشاہی، بستی

محمد فیضان خان قادری، گلشن برکات، ضلع گونڈا

# فہرست



☆☆☆

★★★

# شرف انتساب

ہم اپنی اس اولین قلمی کاوش کو امام فقہ وحدیث، امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۵۰ھ) جو معجزۂ نبوی اور دعائے مرتضوی کے مظہر ہیں، جنہوں نے کتاب وسنت، اجماع اور قیاس کی روشنی میں کثیر مسائل کا استنباط واستخراج فرمایا۔

اور

محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) جنہوں نے متحدہ ہندوستان میں سب سے پہلے اشاعت علم حدیث کی مسند درس لگائی

اور

اپنے مادر علمی دارالعلوم اہل سنت مدرسہ شمس العلوم کے نام معنون کرتے ہیں جس کی مشک بار فضاؤں میں ہمیں خدمت حدیث کی یہ گراں قدر توفیق ملی۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

محمد نعمان شمسی غفرلہ
معلم درجہ فضیلت جامعہ شمس العلوم
گھوسی متو یوپی (الہند)

# پیش لفظ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

ایک رات میں نے سید مشیر احمد قادری کے پاس کچھ فوٹو کاپیاں دیکھیں تو میں نے پوچھا کہ یہ کس کتاب کا عکس ہے تو انھوں نے کہا کہ "الثلاثیات فی الحدیث النبوی" کا عکس ہے جس میں بخاری کی مذکورہ بائیس ثلاثیات بھی ہیں، جس کو میں نے مختار اشرف لائبریری کچھوچھہ مقدسہ سے حاصل کیا ہے جن میں اکیس روایتیں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں سے مروی ہیں، پھر انھوں نے کہا کہ بعد میں ان کا ترجمہ کروں گا، مگر افسوس کہ اسی دوران ان کے والد ماجد علیل ہوئے اور غریق رحمت خداوندی ہوگئے جس سے ان کی مصروفیت میں اضافہ ہوگیا تو ایک دن اس کار خیر کو میرے کاندھے پر ڈال دیا۔

میں نے اس بار گراں کو خوش نصیبی سمجھ کر اپنے قدم کو بڑھایا اور تمام تر مصروفیات کے باوجود اس پر کام کرنا شروع کردیا، سب سے پہلے میں نے اس کا ترجمہ لکھنا شروع کیا، ترجمہ مکمل ہونے کے بعد استاذ گرامی قدر حضرت مولانا محمد افتخار ندیم قادری اعظمی شیخ الادب جامعہ شمس العلوم گھوسی نے تصحیح فرمائی۔ اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔

ترجمہ وتصحیح کے بعد مذکورہ حدیثوں کے حوالے دیکھنے اور راویوں کے حالات اخذ کرنے کے لیے کتابوں کی ضرورت درپیش آئی تو اس سلسلے میں حضرت مولانا محمد زینی دحلان برکاتی نے کتب کی فراہمی میں ہماری اعانت کی، اللہ تعالیٰ ان کی اس اعانت کو قبول فرمائے اور ان کو صحت وعافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔

میں ان تمام لوگوں کا ممنون ومشکور ہوں جنھوں نے اس کار خیر میں میری مدد کی اور

تمام اساتذہ کا احسان مند ہوں جن کی شفقت ومحبت نے مجھ حقیر کو اس لائق بنایا، اللہ تعالی ان کے علم وعمل میں اضافہ فرمائے۔

مؤرخ اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی صاحب قبلہ نے تقریظ جلیل اور میرے مشفق وکرم فرما استاذ حضرت مولانا افتخار ندیم صاحب نے مقدمہ لکھ کر میری کتاب کو اعزاز بخشا، اللہ تعالی ان کی خدمات دین کو قبول فرمائے اور ان کو عمر خضر عطا فرمائے۔

اللہ تعالی ہمارے والدین کو صحت وتندرستی اور دنیوی واخروی کامیابی وکامرانی عطا فرمائے۔ جن کی محنت ومشقت اور الفت ومحبت نے اس حقیر کو علم وفضل سے سیراب ہونے کا موقع فراہم کیا اور ہماری ترقی وعروج کے لیے شب وروز دعائیں کیں۔

قارئین کرام سے پر خلوص گزارش ہے کہ اگر اس کتاب میں کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو برائے کرم اپنی تنقید کا نشانہ نہ بنائیں بلکہ اطلاع کردیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں تصحیح کرلی جائے۔

اللہ تبارک وتعالی اس کتاب کو مقبول خاص وعام بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

محمد نعمان خاں حشمتی ابن حافظ ریاض الدین خاں
بنتھیہوا بھنگا، ضلع سراوستی، یوپی (الہند) پن کوڈ: 271831
۲۹/مارچ ۲۰۱۸ء
موبائل نمبر: 9621794695

POSTAL ADDRESS

MOHMMAD NOMAN KHAN
BANTHIHWA SITKAHWA
SHRAWASTI UTTAR PRADESH
INDIA. PIN CODE: 271831

# تقریظ جلیل

مورخ اسلام حضرت علامہ مولانا محمد عاصم اعظمی صاحب قبلہ
شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم گھوسی مئو یوپی (الہند)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی علوم وفنون کی تاریخ میں دور تصنیف کے آغاز سے لے کر اب تک ہر علم وفن سے متعلق ہزاروں کتابیں لکھی گئیں اور آئندہ بھی یہ سلسلہ ان شاء اللہ جاری رہے گا۔ ان ہزاروں اور لاکھوں کتابوں میں بہت سی کتابیں امتداد زمانہ کی دست برد سے ناپید ہو گئیں اور آج ہماری دسترس سے باہر ہیں۔ معلوم اور دستیاب کتابوں میں بھی بہت سی کتابیں مقبول عام نہ ہوسکیں مگر اس علمی کہکشاں میں ایک شخصیت اور اس کی تصنیف قطبی ستارے کی طرح منفرد اور ممتاز ہے اور وہ امام المحدثین امیر المومنین فی الحدیث اور سید الفقہا امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۴ھ تا ۲۵۶ھ ہیں، کہ آپ امت مسلمہ کے ان جلیل القدر مصنفین میں ہیں جنھوں نے حدیث، تاریخ اور رجال اور متعلقات حدیث پر تیس اہم کتابیں تصنیف فرمائیں جو علمی خزانہ عامرہ کا سرمایہ ہیں، لیکن ان کتابوں میں "الجامع الصحیح" جسے امت اسلام میں ایسا اعتبار اور قبولیت عام حاصل ہے کہ اسلامی تاریخ بلکہ انسانی تہذیب میں کسی مصنف کی تالیف کو ایسی عزت وقبولیت حاصل نہیں ہوئی جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح البخاری کے حصے میں آئی اسے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کا اعزاز حاصل ہوا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے احادیث کے جس قدر مجموعے اور روایات تھیں آپ نے ان کی صحیح ترین احادیث کو اپنی صحیح میں شامل کرلیا۔ آپ سے پہلے کسی محدث نے صحیح ترین احادیث کا مجموعہ تیار نہیں کیا تھا۔

اس اہم ترین مجموعۂ احادیث کی افادیت کے پیش نظر گزشتہ بارہ صدیوں میں اس کی تین سو سے زائد مختصر متوسط اور مفصل شروحات عربی، فارسی، اردو، انگریزی، فرانسیسی، ترکی اور دیگر

زبانوں میں کی جا چکی ہیں۔ صحیح بخاری کے تراجم بھی دنیا کی بیسوں زبانوں میں ہو چکے ہیں۔

اس کی افادیت اور مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اس ایک کتاب کے مختلف پہلوؤں پر اس کثرت سے لکھا گیا ہے کہ اس سے ایک کتب خانہ تیار ہو گیا ہے۔ مختلف حضرات نے اس کی مفاتیح، لغات، تجریدات، تراجم ابواب، رجال، تعلیقات، اسانید، منتخبات، مصطلحات اور حواشی وغیرہ پر سیکڑوں چھوٹی بڑی کتابیں تصنیف کی ہیں۔

نیز بخاری کی رباعیات اور ثلاثیات کو بھی یکجا کرنے اور ان کی شرحیں لکھنے کا بعض علما نے اہتمام کیا ہے۔ صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جو تین واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچتی ہیں، جن کی تعداد بائیس تک ہے اور اکثر مکی بن ابراہیم کے واسطہ سے مروی ہیں، مکی بن ابراہیم امام بخاری کے طبقۂ اولیٰ کے شیوخ میں سے ہیں اور تابعیوں سے روایت کرتے ہیں، جیسا کہ ابو نعیم خلاد بن یحییٰ اور علی بن عیاش وغیرہ۔

عزیزی مولوی محمد نعمان شمسی صاحب استعداد باذوق، محنتی طالب علم ہیں۔ انھوں نے اشرف بن عبدالرحیم کی جمع کردہ ثلاثیات بخاری اور ان کی تشریحات اور ان کے استنباط کردہ مسائل واحکام کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ مزید برآں اشرف بن عبدالرحیم کے اس مجموعۂ احادیث کی تخریج کے حوالے جات کو بھی اردو کا جامہ پہنایا ہے۔

اردو ترجمانی کا یہ کام عزیز موصوف کی حوصلہ مندی اور کدوکاوش کی دلیل ہے۔ اس کتاب سے باذوق قارئین بالخصوص طالبان علم نبوی مستفید ہوں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ وہ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں اس مبارک کوشش کو قبول فرمائے اور اس صدقۂ جاریہ کو دارین کی فوز وفلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

**محمد عاصم اعظمی**

شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم گھوسی ضلع مئو۔ ۲۹/مارچ ۲۰۱۸ء

# تقدیم

حضرت علامہ مولانا محمد افتخار ندیم قادری

شیخ الادب جامعہ شمس العلوم گھوسی مئو یوپی (الہند)

یہ امر اہل دین و دانش پر مخفی نہیں کہ دین کے اصول و فروع اعتقادیات وعملیات سب کی بنیاد قرآن و احادیث بینات ہیں۔ حدیث، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول وفعل اور تقریر کو کہتے ہیں، تقریر کا مفہوم یہ ہے کہ سرکار علیہ التحیۃ والثناء کے سامنے کوئی کام کیا گیا اور آپ نے اس پر کوئی رد وانکار نہیں فرمایا بلکہ خاموش تائید فرمائی ہو، اسی طرح بسا اوقات صحابی یا تابعی کے قول وفعل اور تقریر کو بھی حدیث کہا جاتا ہے، لیکن عرف میں شائع وذائع پہلی تعریف ہے۔

قرآن حکیم احکام اسلام کا اولین سرچشمہ اور رشد و ہدایت کا اصل منبع ہے، ہمیں احکام قرآن کی تفصیلات وتوضیحات جاننے کے لیے صاحب قرآن جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زبانی اور عملی ارشادات وفرمودات کو سمجھنے کی بھی اشد ضرورت ہے، کیوں کہ اس کے بغیر منشائے قرآن کو سمجھنا ناممکن اور محال ہے۔ حدیث کے حجت ہونے پر درج ذیل آیت قرآنی ناطق ہے: "مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ" جو کچھ تمہیں سرکار علیہ التحیۃ والثناء دیں اسے لو اور جس سے تمہیں روکیں اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

اسی طرح احادیث طیبہ میں بھی خود اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث کی حجیت اور اہمیت وعظمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے "لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ امر مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول

لاادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ"۔ میں تم سے کسی شخص کو ہرگز اپنے حریری تخت پر ٹیک لگائے ہوئے اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کے پاس میری کوئی ایسی بات آئے جس کا میں نے حکم دیا ہے یا اس سے منع کیا ہے تو وہ کہے کہ میں نہیں جانتا ہوں بلکہ جو میں اللہ کی کتاب میں پاؤں گا اس کی اتباع کروں گا۔

اس حدیث کے ذریعہ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ کتاب اللہ جس طرح احکام دینیہ اور مسائل شرعیہ میں حجت ہے اسی طرح احادیث نبویہ بھی حجت ہے۔

قرآن کے ساتھ حدیث کی حاجت وضرورت اس لیے دو چند ہو جاتی ہے کہ وہ کتاب اللہ کے اندر موجود مبہم کی تبیین، مجمل کی تفصیل، مشکل کی توضیح، مطلق کی تقیید، عام کی تخصیص اور ایجاز واختصار کی تشریح بھی کرتی ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف فرما تھے، حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ قرآن شریف کے علاوہ سے بات مت کرو، آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: میں تجھے اور تیری جماعت کو قرآن شریف کے حوالہ کردوں تو کیا اس میں فرض نمازوں کی متعین تعداد اور طواف کعبہ کے سات پھیرے وغیرہ دکھلا سکے گا؟

ابہام کی صدہا نظیریں موجود ہیں، اگر احادیث میں موجود ان توضیحات کا سہارا نہ لیا جائے تو عمل کی کوئی بھی شکل ہمیں نظر نہیں آتی، اسی لیے حفظ حدیث اور کتابت حدیث کا زریں سلسلہ خیر القرون ہی میں شروع ہو چکا تھا جو آج بھی جاری وساری ہے، جس کے کثیر مجموعے اس پر شاہد عدل ہیں۔ مجموعہائے احادیث کی اس کہکشاں میں محترم اشرف بن عبدالرحیم کا مجموعۂ حدیث "الثلاثیات فی الحدیث النبوی" جو صحاح ستہ اور مسند امام احمد ابن حنبل کی ثلاثیات پر مشتمل ہے، بھی ایک قابل ذکر اور حسین مجموعۂ احادیث ہے، جو ۳۲۰ صفحات پر مشتمل ہے، جو دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان کا مطبوع ہے۔ اس مجموعۂ حدیث کا ایک باب ثلاثیات امام بخاری بھی ہے۔ زیر نظر کتاب

مستطاب اسی کا اردو ترجمہ ہے جو میرے تلمیذ عزیز مکرم مولانا محمد نعمان قادری شمسی متعلم درجہ فضیلت دارالعلوم اہل سنت شمس العلوم گھوسی کی ہمت مردانہ اور سعی جانفشانہ کا نتیجہ ہے۔ ترجمہ کوئی آسان فن نہیں بلکہ یہ ایک دشوار مرحلہ ہے، اسے وہی سمجھ سکتا ہے جو اس کی سنگلاخ اور پُر خار وادی کی سیاحت کر چکا ہو۔ ترجمہ کے لیے ضروری ہے کہ مترجم ان دو زبانوں سے کما حقہ واقف ہی نہیں بلکہ ان کی نزاکتوں سے بھی آشنا ہو۔

ثلاثیات کا مفہوم یہ ہے کہ صاحب کتاب محدث اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان صرف تین رواۃ موجود ہوں۔ صحیح البخاری میں کل ۲۲ ثلاثیات موجود ہیں جنہیں امام محمد ابن اسماعیل بخاری نے اپنے شیوخ مثلاً مکی بن ابراہیم، ابو عاصم، محمد بن عبداللہ انصاری، خلاد بن یحییٰ اور عصام بن خالد سے روایت کیا ہے۔ امام بخاری کے یہ تمام شیوخ علاوہ مؤخر الذکر کے بھی امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کے تلامذہ میں سے ہیں۔ حضرت امام بخاری نے مکی بن ابراہیم سے گیارہ، ابو عاصم سے چھ، محمد بن عبداللہ انصاری سے تین اور خلاد بن یحییٰ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثیر الحفظ محدث تھے، مگر قلت روایت کا سبب آپ کا مسائل واحکام کے استنباط واستخراج سے اشتغال تھا۔

ائمۂ اربعہ اور اصحاب صحاح ستہ میں سے صرف امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تابعیت کا شرف حاصل ہے۔ متعدد صحابۂ کرام سے آپ کو ملاقات کا شرف حاصل ہے، خاص طور پر خادم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک کو آپ نے دیکھا ہے اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے سماع حدیث کیا ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہ العزیز نے برصغیر ہند میں حنفیت کے علم رفعت کو بلند کیا اور مذہب حنفی کو آپ نے کافی فروغ دیا جس پر شاہد عدل آپ کا مشہور زمانہ فقہی انسائیکلوپیڈیا فتاویٰ رضویہ ہے۔

دار العلوم اہل سنت مدرسہ شمس العلوم گھوسی اعلیٰ حضرت ہی کی فکر متوارث کا داعی و نقیب اور شارح و ترجمان ہے، جس کی سنگ بنیاد ۲۸/مارچ ۱۹۳۷ء میں خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ علامہ مفتی حکیم امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ مصنف بہار شریعت کے ہاتھوں رکھی گئی اور بانی ادارہ خیر الاذکیاء سند العلماء حکیم الاسلام حضرت علامہ شاہ مفتی غلام یزدانی اعظمی محدث گھوسوی علیہ الرحمہ اور آپ کے رفقائے کار نے اسے اپنے خون جگر سے سینچا۔

اسلام وسنیت کے اس حصن حصین شمس العلوم گھوسی کے ۷۳ ویں سالانہ جلسۂ دستار فضیلت منعقدہ ۹ رشعبان المعظم ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۶/اپریل ۲۰۱۸ء بروز جمعرات عزیزی موصوف کے سر پر العلماء ورثۃ الانبیاء کا تاج زریں رکھا جائے گا۔عزیزی موصوف ابھی نوآموز ہیں۔مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے علم وقلم میں پختگی عطا فرمائے اور انھیں دین ومسلک کی بیش بہا خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اختلاف و انتشار سے محفوظ رکھے اور ان کی اس اولین قلمی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین۔

اسیر نعمان بن ثابت

افتخار ندیم قادری

خادم التدریس دار العلوم اہل سنت مدرسہ شمس العلوم گھوسی متو یوپی

۱۶/رجب ۱۴۳۹ھ مطابق ۴/اپریل ۲۰۱۸ء بروز بدھ

# ثلاثیاتِ بخاری کے مذکور صحابہ کے حالات

(۱) **سلمہ بن الاکوع**:۔ آپ کا نام سلمہ بن الاکوع اور کنیت ابومسلم ہے۔ آپ کو بیعت رضوان میں حاضری کا شرف حاصل تھا اور آپ نے تین مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ۷۷/احادیث روایت کی ہیں۔

آپ بہت بہادر، تیر انداز تھے اور گھوڑ سواری میں سبقت کرنے والے تھے، آپ انتہائی عمدہ اخلاق والے تھے، ایک بڑی جماعت نے آپ سے احادیث روایت کی ہے۔ ۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کا وصال ہوا، اس وقت آپ کی عمر ۸۰/سال تھی۔

(عمدۃ القاری، ج:۲/ص:۲۳۰۔۲۳۱، بحوالہ نعمۃ الباری، ج:۱/ص:۲۲۵)

(۲) **انس بن مالک**:۔ آپ کا پورا نام انس بن مالک بن النضر خزرجی الانصاری، اور آپ کی کنیت ابوحمزہ ہے۔ آپ نے دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کی اور آپ سے ۲۲۸۶/احادیث مروی ہیں۔

صحابہ کرام میں آپ کی سب سے زیادہ اولاد تھی، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی اولاد اور عمر کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں: میں نے اپنی پشت سے پیدا ہونے والی ۹۸/اولاد کو دفن کیا ہے۔ آپ کا انتقال ۹۳ھ میں ہوا، آپ بصرہ میں انتقال کرنے والے آخری صحابی تھے۔

(نعمت الباری، ج:۱/ص:۱۹۰)

(۳) **حضرت عبداللہ بن بسر**:۔ آپ کا نام عبداللہ بن بسر مازنی اور کنیت ابوبسر یا ابوصفوان ہے۔ ایک دفعہ آپ کے والد گرامی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی، کھانا تناول فرمانے کے بعد کھجوریں لائی گئیں، آپ نے کھجور تناول فرمایا، پھر

حضرت عبداللہ بن بسر کے سر پر اپنا دست مبارک رکھ کر دعا فرمائی۔

علامہ ابن اثیر کا قول ہے کہ یہ آخری صحابی ہیں جن کا ملک شام میں وصال شریف ہوا، ان کی عمر میں اختلاف ہے۔ اصابہ میں ہے کہ ۹۴ ربرس کی عمر میں وفات پائی اور علامہ ابو نعیم کا قول ہے کہ ایک سو برس کی عمر میں ان کا وصال ہوا بغیر کسی بیماری کے شہر حمص میں وضو کرتے ہوئے ہی اچانک وفات پا گئے۔ (الاکمال فی اسماء الرجال حرف العین فصل فی الصحابة، ص:۶۰۳. واسد الغابة عبد الله بن بسر المازنی، ج:۳/ص:۱۸۶)

★★★

# ثلاثیات بخاری کے مذکور تابعین کے حالات

(۱) **یزید بن ابی عبید**:۔ آپ کا پورا نام یزید بن ابی عبید ابو خالد اسلمی ہے۔ آپ سلمہ بن اکوع کے آزاد کردہ غلام ہیں، آپ نے حضرت سلمہ بن اکوع سے احادیث روایت کی ہیں۔ ابو اللحم کے آزاد کردہ غلام عمیر اور ہشام (جو آپ سے عمر میں بڑے ہیں) سے روایت کی ہیں۔

اور آپ سے بکر بن الاشج یحیٰی القطان، حاتم بن اسماعیل، مغیرہ بن عبد الرحمٰن، مخزومی، یحیٰی بن راشد، حماد بن مسعدہ، صفوان بن عیسیٰ، مکی بن ابراہیم، ابو عاصم وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

آجری نے ابوداؤد کے حوالے سے کہا کہ حضرت یزید بن ابو عبید ثقہ ہیں اور ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد نے کہا: کہ آپ ثقہ تھے، کثیر الحدیث تھے۔ آپ کا وصال ۱۴۶ھ یا ۱۴۷ھ میں ہوا۔

(تہذیب التہذیب، ج:۱۱رص:۳۰۵)

(۲) **حمید الطویل**:۔ آپ کا نام حمید بن ابی حمید بصری۔ کنیت ابو عبیدہ ہے۔ ابو حمید کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک قول کے مطابق عبد الرحمٰن اور ایک قول کے مطابق طرخان اور ایک قول کے مطابق عمران خزاعی بصری طلحہ کے آزاد کردہ غلام طویل کے نام سے مشہور ہیں۔

آپ تابعی ہیں، آپ نے انس بن مالک، ثابت بنانی، موسیٰ بن انس، بکر بن عبد اللہ المزنی، اسحاق بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل، حسن بصری، ابن ابی ملیکہ، عبد اللہ بن شقیق، ابی المتوکل الناجی وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

اور آپ سے آپ کے بھانجے حماد بن سلمہ، یحیٰی بن سعید الانصاری، حماد بن

زید، شعبہ، مالک، ابن اسحاق وغیرہ نے حدیث روایت کی ہیں۔

(تہذیب التہذیب، ج:۳/ص:۳۵)

حماد بن سلمہ نے کہا: کہ حمید نے ثابت کے تمام علم کو محفوظ کرلیا اور ان سے سماع حدیث کیا۔ آپ کا وصال ۱۴۲ھ میں ہوا۔

(۳) **عیسیٰ بن طہمان**:۔ آپ کا اسم گرامی عیسیٰ بن طہمان بن رامہ الجشمی، کنیت ابوبکر بصری ہے، آپ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ عیسیٰ بن طہمان شیخ ہیں، ثقہ ہیں۔

حنبل بن اسحاق نے احمد بن حنبل سے روایت کیا: کہ ان میں کوئی خرابی نہیں۔

آپ نے انس بن مالک، ثابت بنانی، اصساور، ابوصادق ازدوی وغیرہ سے روایت کی ہیں۔

اور آپ سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، ابواحمد زبیری، یحییٰ بن آدم، ابوقتیبہ، ابوالنضر خالد بن عبدالرحمٰن خراسانی، قتیبہ بن عقبہ، خلاد بن یحییٰ، ابونعیم وغیرہ نے روایت کی ہیں۔

ذہبی نے کہا: کہ آپ کا وصال ۱۶۰ھ سے پہلے ہوا تھا۔

(تہذیب التہذیب، ج:۸/ص:۱۹۳)

(۴) **حریز بن عثمان**:۔ آپ کا اسم گرامی حریز بن عثمان بن جبر بن ابی احمر بن اسعد الرحبی المشرقی۔ آپ کی کنیت ابوعثمان ہے، آپ کو ابوعون حمصی بھی کہا جاتا تھا۔

آپ نے صحابی رسول عبداللہ بن بسر مازنی، حبیب بن عبید، حبان بن زید، خالد بن معدان، ازہر بن راشد، الفع بن عبد، حبیب بن صالح، خالد بن محمد ثقفی، حمیر بن یزید، راشد بن سعد، سعید بن مرشد، سلیم بن عامر، سلمان بن سمیر، ابی روح، شبیب بن نعیم،

شرحبیل بن شفعہ رحبی وغیرہ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔

اور آپ سے ثور بن یزید رحبی، ولید بن مسلم، اسماعیل بن عیاش، بقیہ، عیسیٰ بن یونس، یحییٰ بن ابی بکر الکرمانی، یحییٰ بن سعید القطان، یزید بن ہارون، آدم بن ابی ایاس، ابوالمغیرہ و عصام بن خالد وغیرہ نے حدیثیں روایت کی ہیں۔

یزید بن عبدربہ نے فرمایا: کہ آپ کی ولادت ۸۰ھ میں اور وفات ۱۶۳ھ میں ہوئی۔

(تہذیب التہذیب، ج:۲، ص:۲۰۷_۲۰۸_۲۰۹)

★★★

# ثلاثیات بخاری کے مذکور تبع تابعین کے حالات

**(۱) حضرت مکی بن ابراهیم بلخی رحمة الله علیه:۔** آپ کا نام عمر بن ہارون ہے، آپ بلخ کے رہنے والے بہت بڑے امام فقہ واستاذ حدیث ہیں۔ اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد خاص ہیں۔ حافظ ذہبی نے ان کو حافظ وامام وشیخ خراسان لکھا، اور امام بخاری وامام احمد ابن حنبل وامام یحییٰ بن معین وامام ذہلی جیسے اماموں نے ان کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا ہے اور امام بخاری نے اپنی بیشتر ثلاثی حدیثوں کو ان ہی سے روایت کیا ہے۔

ایک مرتبہ آپ نے درس حدیث کی مجلس میں روایت یوں شروع فرمائی: "حدثنا ابو حنیفة" تو ایک طالب علم نے چلا کر کہا کہ آپ ابن جریج کی احادیث بیان کیجئے ابو حنیفہ کی روایت بیان نہ کیجئے تو آپ کو اس قدر غصہ آیا کہ چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا کہ ہم بیوقوفوں کو حدیث نہیں سناتے، تو میری مجلس سے اٹھ جا، تیرے لیے مجھ سے حدیث لکھنا حرام ہے۔ چنانچہ جب تک اس طالب علم کو مجلس درس سے نکال نہیں دیا گیا، آپ نے حدیث نہیں بیان فرمائی، جب اس کو نکال دیا گیا تو پھر "حدثنا ابو حنیفة" کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ (اولیا ورجال الحدیث، ملخصاً ص:۲۰۶۔۲۰۷)

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت کرنے والے ۹۵ رمحدثین کے نام تحریر کیے ہیں، ان میں مکی ابن ابراہیم، ابو عاصم ضحاک کے علاوہ ابو نعیم فضل ابن دکین رحمہم اللہ تعالیٰ بھی شامل ہیں۔ یہ تینوں امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں اور ان سے صحیح بخاری وکتب صحاح میں بکثرت روایات موجود ہیں۔

(امام اعظم رضی اللہ عنہ، ص:۲۹۳)

**(۲) حضرت ابو عاصم:۔** آپ کا اسم گرامی ضحاک بن مخلد اور کنیت ابو عاصم

اور لقب نبیل ہے۔ آپ امام اعظم ابوحنیفہ کے شاگرد خاص اور ان کی مجلس فقہ کے ارکان میں سے تھے۔

صحیح بخاری و مسلم میں آپ کی روایات بکثرت موجود ہیں، آپ نے امام اعظم ابوحنیفہ سے بھی حدیثیں روایت کی ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ، ج:۱،ص:۱۵۱۔ تبییض الصحیفہ:۱۴،بحوالۂ امام اعظم،ص:۲۹۳)

امام بخاری کہتے ہیں کہ امام ابوعاصم نے فرمایا: جب سے مجھے معلوم ہوا کہ غیبت حرام ہے، اس وقت سے میں نے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی۔

(الجواہر المضیئہ بحوالۂ ایضا)

علامہ ذہبی لکھتے ہیں: ابوعاصم کے ثقہ ہونے پر تمام علما کا اتفاق ہے۔ عمر بن شیبہ کا قول ہے: اللہ کی قسم! میں نے امام ابوعاصم کا مثل نہیں دیکھا۔

(میزان الاعتدال بحوالۂ ایضا)

امام بخاری فرماتے ہیں کہ آپ کی وفات ۲۱۲ھ میں ہوئی۔

(تہذیب التہذیب ومناقب صمیری بحوالہ اولیاورجال الحدیث،ص:۱۳۹)

(۳) **محمد بن عبد اللہ الانصاری**:۔ آپ کا پورا نام محمد بن عبداللہ الانصاری بن المثنیٰ بن عبداللہ بن انس بن مالک الانصاری البصری، اور آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے، آپ امام اعظم ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں۔

ھدی الساری میں ہے کہ: ابوعبداللہ انصاری امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں، ثقہ ہیں، ابن معین وغیرہ نے آپ کے ثقہ ہونے کا اقرار کیا ہے۔ امام احمد ابن حنبل فرماتے ہیں کہ آپ محدثین کے نزدیک ضعیف نہیں ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

آپ سے امام بخاری کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی احادیث روایت کی ہیں،

یعقوب بن سفیان نے کہا: کہ آپ کا وصال ۲۱۲ھ میں ہوا۔

(تہذیب التہذیب، ج:۹،ص:۴۴۵)

(۴) **خلاد بن یحییٰ**:۔ آپ کا اسم گرامی خلاد بن یحییٰ بن صفوان سلمی کوفی، آپ کی کنیت ابو محمد ہے، آپ مکہ کے رہنے والے ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں۔

حدی الساری میں ہے کہ: آپ امام بخاری کے کبار شیوخ میں سے ہیں۔ احمد، عجلی اور خلیلی نے آپ کو ثقہ فرمایا ہے۔

آپ نے عیسیٰ بن طہمان، نافع بن عمر جمحی، امام ثوری، مسعر، عبدالواحد بن ایمن، ابراہیم بن نافع مکی وغیرہ سے روایت کیا ہے۔

اور آپ سے امام بخاری، ابوزرعہ، ابوبکر الصنعانی، محمد بن سہل بن عسکر، محمد بن عقیل نیساپوری، حنبل بن اسحاق، باغندی الکبیر، ابو یحییٰ بن ابی میسرہ نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے بالواسطہ روایت کیا ہے۔

امام بخاری نے فرمایا: کہ آپ مکہ کے رہنے والے تھے، آپ کا وصال ۲۱۳ھ کے قریب ہوا تھا، اور امام حنبل بن اسحاق نے فرمایا: کہ ۲۱۷ھ میں وصال ہوا۔

(تہذیب التہذیب، ج:۳،ص:۱۵۱)

(۵) **عصام بن خالد**:۔ آپ کا اسم گرامی عصام بن خالد الحضرمی، آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔

امام نسائی نے فرمایا کہ ان میں کوئی خرابی نہیں اور ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

آپ نے حریز بن عثمان، ارطاۃ بن منذر، صفوان بن عمرو، معان بن رفاعہ، حسان بن نوح، حسن بن ایوب، عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان وغیرہ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔

اور آپ سے امام بخاری، احمد بن حنبل، موئل بن اہاب، محمد بن عوف طائی، محمد بن مسلم ابن وارہ، عمران بن بکار البراد، عمر بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، حمید بن زنجویہ نے روایت کیا ہے۔

امام بخاری نے فرمایا: آپ کا وصال ۲۱۱ھ سے ۲۱۵ھ کے درمیان ہوا۔ ابن قانع نے کہا کہ ۲۱۴ھ میں ہوا۔ (تہذیب التہذیب، ج: ۷، ص: ۱۷۵)

(۶) **امام بخاری:**۔ آپ کا اسم گرامی محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری جعفی اور آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، اور لقب امام المحدثین سید الفقہاء ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۳؍ شوال المکرم ۱۹۴ھ کو بعد نماز جمعہ ہوئی۔

آپ کے والد اپنے زمانے کے بڑے محدث تھے جنھوں نے امام مالک، حماد بن زید اور دیگر محدثین سے شرف تلمذ حاصل کیا تھا۔ اور عبد اللہ بن مبارک جیسے محدث، متقی و پرہیزگار کی صحبت پائی۔ آپ کے والد کا انتقال آپ کے بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔

بخارا میں رسمی تعلیم کے بعد لڑکپن ہی میں درس حدیث کی تحصیل کی جانب متوجہ ہوئے، اور امام داخلی کے حلقۂ درس میں شریک ہوئے۔ انہیں ایام میں ایک دفعہ امام داخلی نے درس حدیث کے دوران فرمایا: "سفیان عن ابی الزبیر عن ابراھیم" امام بخاری نے کہا: کہ حضرت زبیر تو ابراہیم سے روایت نہیں کرتے، تو امام داخلی نے تسلیم نہیں کیا۔ امام بخاری نے باادب عرض کی: اسے اصل نسخہ میں دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ امام داخلی نے اصل نسخہ دیکھا، پھر باہر تشریف لاکر فرمایا: اس لڑکے کو بلاؤ! جب بخاری حاضر ہوئے تو فرمایا: میں نے اس وقت جو پڑھا تھا وہ غلط نکلا، اب آپ بتائیں صحیح کیا ہے؟ امام بخاری نے کہا: صحیح "سفیان عن الزبیر بن عدی عن ابراھیم" ہے، داخلی نے حیران ہو کر کہا: واقعی ایسا ہی ہے۔ قوت حفظ وضبط کا یہ عالم تھا کہ ۱۸؍ سال کی عمر میں آپ نے عبد اللہ بن مبارک کی تمام کتابیں ازبر کر لیا۔

آپ کے علمی جاہ وجلال اور محدثانہ عظمت وبرتری کا اعتراف ہر دور میں کیا گیا ہے، جن کو احاطۂ تحریر میں لانا بہت مشکل ہے۔

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: امام بخاری کی اس قدر مدح وستائش کی گئی کہ جن کا احاطہ ناممکن ہے، یہ وہ سمندر ہے جو اپنا ساحل نہیں رکھتا۔

ابن خزیمہ نے کہا کہ: میں نے آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل سے بڑا حدیث داں اور حافظ الحدیث نہیں دیکھا۔

قتیبہ بن سعید نے کہا کہ: میرے پاس مشرق ومغرب کے بے شمار لوگ علم حدیث کی تحصیل کے لیے آئے لیکن ان میں بخاری جیسا کوئی نہ تھا۔

امام احمد ابن حنبل نے کہا کہ: سرزمین خراسان نے محمد بن اسماعیل بخاری جیسا عالم پیدا نہیں کیا۔

امام بخاری کو فن اسماء الرجال پر کامل دسترس اور امام کی حیثیت حاصل تھی۔ امیر المومنین فی الحدیث ہونے کے ساتھ فقہ واجتہاد میں بھی بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری کے ابواب فقہ کی ترتیب پر ہیں۔

علم وفضل کا یہ ماہ کامل یکم شوال ۲۵۶ھ کو اس دارفانی سے کوچ کر گیا۔

(محدثین عظام ملخصاً ص: ۳۰۷ تا ۳۲۲)

★★★

وہ ثلاثیات جو صحیح البخاری میں سلمہ بن الاکوع کی سند سے مروی ہیں جن کی تعداد سترہ ہے

# پہلی حدیث

## اِثْمُ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کا گناہ

حافظ احادیث امیر المومنین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری نے فرمایا:

(۱) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے مکی ابن ابراہیم نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا ہم سے یزید ابن ابی عبید نے حدیث بیان کی، انہوں نے حضرت سلمہ سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جس نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جس کو میں نے نہیں کہا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"۔

### تخریج حدیث

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب العلم | اثم من كذب على النبی ﷺ | حدیث:۱۰۹ |
| ,, | ,, | ,, | ,, | حدیث:۱۰۶[۱] |
| ,, | ,, | ,, | ,, | حدیث:۱۰۷[۲] |

[۱] حضرت علی ابن ابی طالب سے مروی ہے۔ [۲] حضرت زبیر سے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| // | // | // | // | حدیث:۱۰۸ ★[3] |
| // | // | // | // | حدیث:۱۱۰ ★[4] |
| // | // | کتاب الجنائز | مایکرہ من النیاحة علی المیت | حدیث:۱۲۹۱ ★[5] |
| // | // | کتاب احادیث الانبیاء | ما ذکر عن بنی اسرائیل | حدیث:۳۴۶۱ ★[6] |
| // | // | کتاب المناقب | ........... | حدیث:۳۵۰۹ ★[7] |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | ........... | ........... | ج:۴،ص:۴۷ ★[8] |
| // | // | ........... | ........... | ج:۳،ص:۳۰۳ ★[9] |
| // | // | ........... | ........... | ج:۳،ص:۱۱۳ ★[10] |
| امام عبدالرحیم عراقی | التقیید والایضاح | ........... | ........... | ص:۲۷۱،۲۷۲ |
| امام علی بن ابی بکر الہیثمی | مجمع الزوائد | ........... | ........... | ج۱،ص۱۴۲،۱۴۸ |
| ابن حجر عسقلانی | فتح الباری | ........... | ........... | ج۱،ص۲۰۳،۲۰۴ |

## الفاظ کی تشریح:

(فلیتبوا مقعدہ) یعنی اس میں اپنا ٹھکانہ بنالے، جب کوئی سکونت اختیار کرلے تو کہا جاتا ہے: تبوا الرجل المکان، اور یہ خبر کے معنی کا حکم بھی ہے، یا خوف دلانے یا ایسا کرنے والے کے لئے دعائے ہلاکت ہے، یعنی اللہ اس کا ٹھکانہ جہنم بنادے۔

★[3] حضرت انس سے۔ ★[4] حضرت ابوہریرہ سے۔ ★[5] حضرت مغیرہ سے۔ ★[6] عبداللہ ابن عمرو سے۔

★[7] حضرت واثلہ بن الاسقع سے مروی ہے لیکن اس حدیث میں الفاظ بخاری کی صراحت نہیں ہے۔ حدیث کی اضافت اگر اسناد عالی کی طرف ہو تو وہ حدیث صحیح متواتر ہے اور یہ اس حدیث کی سند کے انتہائی قوی ہونے کی دلیل ہے۔

★[8] حضرت سلمہ سے۔ ★[9] حضرت جابر سے۔ ★[10] حضرت انس سے۔ ان تینوں سندوں سے امام احمد ابن حنبل نے بھی حدیث روایت کی ہے اور یہ حدیث سند صحیح اور سند حسن کے ساتھ مروی ہے اور صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے سند ضعیف کے ساتھ بھی مروی ہے۔ اس حدیث کی کئی سندوں کو دیگر اہل علم حضرات نے صحیح کہا ہے اور اس کی تمام سندوں کو ابن جوزی کی موضوعات کی طرف منسوب کیا ہے۔

**افادات:**

(۱) اس حدیث میں گناہ کا قصد کرنے اور اس کی جزا کی طرف اشارہ ہے، یعنی جس طرح اس نے عمداً جھوٹ باندھنے کا قصد کیا تو اس کے بدلے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

(۲) حدیث کے ظاہری معنی سے روایت بالمعنی کے عدم جواز پر استدلال کیا ہے، اور روایت بالمعنی کو جائز کہنے والوں نے اس کا جواب یہ دیا کہ حدیث میں ایسے الفاظ کو لانے سے روکا گیا ہے جس سے حکم بدل جائے، اگرچہ روایت باللفظ کی افضلیت واولیت میں کوئی شک نہیں۔

(۳) کسی بھی کے واقع کے خلاف عمداً و سہواً خبر دینے کو بھی جھوٹ کہا جائے گا۔

(۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا بہت سخت حرام اور انتہائی مذموم حرکت اور بہت بڑی ہلاکت ہے، لیکن ایسا کرنے والے کو کافر نہیں کہا جائے گا مگر جب کہ اسے حلال سمجھے، تمام علما کا مذہب یہی ہے۔

(۵) آپ پر جھوٹ باندھنا حرام ہے، چاہے احکام شرعیہ میں ہو یا اس کے علاوہ میں، جیسے ترغیب وترہیب اور نصیحت وغیرہ یہ سب کے سب (نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا) تمام مسلمانوں کے اجماع سے کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اور تمام عیبوں میں سب سے بڑا عیب ہے۔

(۶) جو شخص یہ جانتا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے یا اس کے موضوع ہونے پر ظن غالب ہو تو اس شخص کو اس حدیث موضوع کو روایت کرنا حرام ہے۔

(۷) امام ابن حبان نے اس حدیث کے متعلق باب قائم کیا ہے "باب ایجاب دخول النار لمن نسب الشيء الى المصطفى وهو غير عالم بصحته". ترجمہ: یقیناً وہ شخص جہنم میں داخل ہوگا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کی جس کے بارے میں وہ نہیں جانتا ہے۔ اور اس میں ان لوگوں کے لیے سخت وعید ہے، جو جو کچھ بھی سنتے ہیں اسے بغیر حدیث کے ثبوت کے بیان کردیتے ہیں، اگرچہ وہ جھوٹ بولنے کا ارادہ نہ کرے تب بھی گناہ ہے۔

# دوسری حدیث

## مَوْضِعُ الْمِنْبَرِ

## منبر کی جگہ

(۲) حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: کَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا کَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا.

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے مکی نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت سلمہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا: ''مسجد کی دیوار منبر کے قریب تھی، دونوں کے درمیان بکری کا گزر مشکل تھا''۔

### تخریج حدیث:

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الصلوۃ | قدر کم ینبغی ان یکون.... | حدیث:۴۹۷ |
| ابن حجر عسقلانی | فتح الباری | .......... | .......... | ج۱رص۵۷۵[۱] |
| امام مسلم | صحیح المسلم | کتاب الصلوۃ | دنو المصلی من السترۃ | حدیث:۵۰۹(۲۶۳) |
| امام ابو داؤد | سنن ابی داؤد | کتاب الصلوۃ | موضع المنبر | حدیث:۱۰۸۲ |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | ......... | .............. | ج۴رص۵۲[۲] |

### الفاظ کی تشریح:

(الشاۃ) یہ لفظ ''غنم'' کا واحد ہے، اس کا اطلاق مذکر و مؤنث، بھیڑ بکری پر ہوتا ہے، اس کی جمع ''شیاہ'' آتی ہے۔

---

★[۱] امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا کہ اس حدیث کو اسماعیلی نے ابو عاصم کے واسطے سے انہوں نے یزید سے روایت بالفاظ کیا ہے، چنانچہ اس سیاق سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہے۔

★[۲] ثنا حماد بن مسعدة عن یزید بہ کی سند سے۔

# تیسری حدیث

## اَلصَّلٰوۃُ اِلَی الْاُسْطُوَانَۃِ

### ستونوں کی آڑ میں نماز پڑھنا

(۳) حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ: کُنْتُ اٰتِیْ مَعَ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَۃِ الَّتِیْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاکَ تَتَحَرَّی الصَّلٰوۃَ عِنْدَ ھٰذِہِ الْاُسْطُوَانَۃِ قَالَ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَرَّی الصَّلٰوۃَ عِنْدَھَا۔

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے مکی ابن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا میں حضرت سلمہ ابن الاکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) حاضر ہوا کرتا تھا تو وہ ایک ستون کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے جہاں مصحف رکھا تھا، میں نے کہا: اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اس ستون کے قریب نماز پڑھا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بالقصد اس ستون کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

**تخریج حدیث:**

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الصلٰوۃ | الصلوۃ الی الاسطوانۃ | حدیث:۵۰۲ |
| امام مسلم | صحیح المسلم | کتاب الصلٰوۃ | دنو المصلی من السترۃ | حدیث:۵۰۹(۲۶۳/۲۶۵) |
| امام ابن ماجۃ | سنن ابن ماجۃ | کتاب اقامۃ الصلوۃ | باب ماجاء فی توطین المکان.. | حدیث:۱۴۳۰ |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | .......... | .................. | ج۴ ص۴۸ |

★ امام بخاری نے اس حدیث کی روایت میں اپنے شیخ امام احمد بن حنبل کی برابری کی ہے کیوں کہ انہوں نے بھی مکی ابن ابراہیم سے عالی روایت کیا ہے اور اسی طرح صاحب مسند احمد نے یزید بن ابی عبید سے عالی روایت کیا ہے۔

## الفاظ کی تشریح:

(الاسطوانۃ) ہمزہ کے ضمہ اور سین مہملہ کے سکون اور طاء کے ضمہ کے ساتھ "افعوانۃ" کے وزن پر ستون کے معنی میں مشہور ہے، اور اکثر اس کو ستون کے بجائے عمارت کو کہا جاتا ہے کیوں کہ ستون ایک ہی پتھر کا ہوتا ہے۔

(یتحری) قصد و ارادہ کرنا۔

## افادات:

(۱) ہمیشہ ایک جگہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ اس جگہ نماز پڑھنے میں فضیلت ہو[۱]۔

(۲) ستونوں کے سامنے نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۳) یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کی زیادہ کوشش کی جائے یہاں تک کہ ان وقتوں اور جگہوں کا بھی لحاظ رکھا جائے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کیا کرتے تھے۔

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگار چیزوں کی تلاش و جستجو کرتے رہنا مستحب ہے۔

(۵) متبرک جگہ دوسری جگہوں سے افضل ہے، کیوں کہ ستون کے پاس والی زمین روضۂ معظمہ کے علاوہ کی زمین سے بہتر ہے۔

★★★

---

۱؎ جس جگہ کو کسی ولی سے نسبت ہو۔ ۱۲ مترجم

# چوتھی حدیث

## وَقْتُ الْمَغْرِبِ

## مغرب کا وقت

(۴) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے مکی ابن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت سلمہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا: ''ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج حجاب میں چھپ جاتا تھا (جب سورج غروب ہو جاتا تھا)''۔

### تخریج حدیث:

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الصلوٰۃ | وقت المغرب | حدیث:۵۶۱ |
| امام مسلم | صحیح المسلم | کتاب المساجد | بیان اول وقت المغرب | حدیث:۶۳۶(۲۱۶)۱ |
| امام ابو داؤد | سنن ابی داؤد | کتاب الصلوٰۃ | باب فی وقت المغرب | حدیث:۴۱۷ |
| امام ابو عیسیٰ ترمذی | جامع الترمذی | کتاب الصلوٰۃ | باب ماجاء فی وقت المغرب | حدیث:۱۶۴ ۲ |
| امام ابن ماجۃ | سنن ابن ماجۃ | کتاب الصلوٰۃ | وقت صلوٰۃ المغرب | حدیث:۶۸۸ ۳ |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | ........ | ............... | ج ۴ ص ۵۴ ۴ |

★۱ عن حاتم بن اسماعیل عن یزید بہ کی سند سے۔

★۲ امام ترمذی اس حدیث کی روایت میں امام مسلم کے مساوی ہیں، اس حدیث کے متعلق امام ترمذی نے حسن صحیح فرمایا۔

★۳ عن المغیرۃ بن عبد الرحمن عن یزید بہ کی سند سے۔

★۴ مکی ابن ابراہیم سے روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث کو اپنے شیخ امام احمد ابن حنبل کی طرح روایت کیا ہے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| // | // | .......... | .......... | ج۳ص۱۵۱ |

## الفاظ کی تشریح:

(توارت بالحجاب) بمعنی پوشیدہ ہونا، چھپنا اور یہاں پر غروب آفتاب مراد ہے۔ خطابی نے سامعین کی فہم پر اعتماد کرتے ہوئے توارت بالحجاب کا معنی ذکر نہیں کیا ہے، اسی طرح قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے: "حتی توارت بالحجاب[۱]" یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے۔ (کنزالایمان)

## افادات:

(۱) اول وقت میں نماز پڑھنے کی کوشش کرنا چاہیے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ تمام نمازوں کو اول وقت میں پڑھتے تھے، سوائے ان نمازوں کے جسے آپ ٹھنڈا کرکے (ظہر کو) ادا فرماتے، اور جب لوگ تاخیر سے پہنچتے تو آپ نماز عشا کو تاخیر سے ادا فرماتے۔

(۲) اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ سورج کے ڈوبتے ہی مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جب کہ ڈوبنے والے سورج اور اس کے دیکھنے والے کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔

★★★

☆ حدثنا صفوان بن عیسیٰ ثنا یزید بہ کی سند سے، اور یہ حدیث حضرت سلمہ کے علاوہ دیگر رواۃ سے مروی ہے، ملاحظہ ہو
("تغلیق التعلیق" ج۲، ص۳)

[۱] پ۲۳، سورۂ ص: ۳۲۔

# پانچویں حدیث

## صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

## عاشورہ کے دن کا روزہ

(۵) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ اَنْ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ فَاِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ.

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ہم سے مکی ابن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہم سے یزید نے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت سلمہ سے روایت کیا انہوں نے بیان کیا کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کردو جس نے آج کچھ کھا پی لیا ہو وہ دن کے باقی حصے میں کھانے پینے سے رکا رہے اور جس نے نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھے کیوں کہ آج عاشورہ کا دن ہے“۔

**تخریج حدیث:**

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الصوم | صیام یوم عاشوراء | حدیث:۲۰۰۷ [۱] |
| // | // | کتاب اخبار الآحاد | ما کان یبعث النبی من الامراء.. | حدیث:۷۲۶۵ [۲] |
| امام مسلم | صحیح المسلم | کتاب الصوم | من اکل فی عاشوراء | حدیث:۱۱۳۵(۱۳۵) [۳] |

★ [۱] ابو عاصم عن یزید بہ کی سند سے بھی ثلاثی روایت کیا ہے جو عنقریب حدیث نمبر ۱۲ میں آئے گی۔

★ [۲] حدثنا مسدد عن یحیی بن القطان عن یزید بہ کی سند سے ثلاثی روایت کیا ہے۔

★ [۳] حدثنا حاتم بن اسماعیل عن یزید بہ کی سند سے ثلاثی روایت کیا ہے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| امام نسائی | سنن نسائی | کتاب الصیام | اذا لم یجمع من اللیل هل یصوم | ج۴ص۱۹۲ ★ |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | .......... | .................... | ج۴ص۴۷ ★ |
| // | // | .......... | .................... | ج۴ص۵۰ ★ |
| // | // | .......... | .................... | ج۴ص۴۸ ★ |
| امام دارمی | سنن الدارمی | کتاب الصیام | فی صوم یوم عاشوراء | حدیث:۱۷۶۱ ★ |
| امام ابن خزیمہ | صحیح ابن خزیمہ | .......... | .................... | حدیث:۲۰۹۳ ★ |

## افادات:

(۱) امام الائمہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح ابن خزیمہ میں (ج۳ص۲۸۹) پر اس حدیث کے متعلق باب قائم کیا ہے۔ باب الامر بصیام بعض یوم عاشوراء اذا لم یعلم المرء بیوم عاشورا قبل ان یطعم والفرق فی الصوم بین عاشوراء وبین غیرہ، اذ صوم بعض یوم لا یکون صوما فی غیر یوم عاشوراء لما خص النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ یوم عاشوراء فامر بصوم بعض ذالک الیوم وان کان المرء قد طعم اول النهار.

ترجمہ:۔ عاشورہ کے دن کے بعض حصے کا روزہ رکھنے کا حکم دیا جب کہ اس شخص کو

---

★ اخبرنا محمد بن المثنی قال: حدثنا یحیی عن یزید بہ کی سند سے رباعی روایت کیا ہے۔

★ حدثنا حماد بن مسعدة عن یزید بہ کی سند سے ثلاثی روایت کیا ہے۔

★ حدثنا یحیی بن سعید عن یزید بہ کی سند سے ثلاثی روایت کیا ہے۔

★ حدثنا صفوان بن عیسی انا یزید بہ کی سند سے ثلاثی روایت کیا ہے۔

★ امام بخاری نے اس حدیث کو اپنے شیخ امام دارمی کی طرح روایت کیا ہے۔ جبکہ یہی طریقہ روایت اس حدیث میں ہے جو عنقریب حدیث نمبر ۱۴ پر آئے گی۔

★ حدثنا محمد بن بشار حدثنا یحیی حدثنا یزید بن ابی عبید حدثنا سلمة بہ کی سند سے رباعی مسلسل بالتحدیث روایت کیا ہے۔

کھانے سے پہلے عاشورہ کا دن ہوتا یا نہ ہو، عاشورہ اور دیگر روزوں کے درمیان فرق، یوم عاشورہ کے علاوہ کسی بھی دن کے بعض حصے کا روزہ روزہ نہیں ہوتا، جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کے روزہ کو خاص فرمایا تو اس دن کے بعض حصے کے روزہ کا حکم دیا، اگرچہ لوگ دن کے پہلے حصے میں کھا چکے تھے۔

(۲) حدیث کا ظاہر اور لفظ کا تقاضہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دسویں محرم ہی یوم عاشورہ ہے، جمہور علمائے سلف وخلف کا یہی مذہب ہے۔

★★★

# چھٹی حدیث

## اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ عَلَیْہِ دَیْنٌ

## مقروض شخص کی نماز جنازہ

(۶) حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَیْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَرَکَ شَیْئًا؟ قَالُوْا: لَا، فَصَلّٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰی فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَیْهَا قَالَ: هَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ؟ قِیْلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَرَکَ شَیْئًا؟ قَالُوْا: ثَلَاثَةَ دَنَانِیْرَ، فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ اُتِیَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَیْهَا قَالَ: هَلْ تَرَکَ شَیْئًا؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ فَهَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ؟ قَالُوْا: ثَلَاثَةُ دَنَانِیْرَ، قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ، قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَیْهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَیَّ دَیْنُهٗ فَصَلّٰی عَلَیْهِ۔

ترجمہ: امام بخاری نے فرمایا ہم سے مکی ابن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے یزید ابن ابی عبید نے حدیث بیان کی انہوں حضرت سلمہ ابن الاکوع سے روایت کیا انہوں نے فرمایا: ''ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجیے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میت نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر ایک دوسرا جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس میت پر کوئی قرض ہے؟ عرض کیا گیا ہاں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کچھ مال بھی

چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا تین دینار، پھر حضور نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے عرض کیا اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کچھ مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا تین دینار، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ہی اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ حضرت ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے اس کا قرض میں ادا کروں گا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی۔

## تخریج حدیث:

| حوالہ | باب | کتاب | کتب احادیث | محدث |
|---|---|---|---|---|
| حدیث ۲۲۸۹[1] | اذا احال دین المیت | کتاب الحوالۃ | صحیح البخاری | امام بخاری |
| ج ۱ ص ۹۵[1] | الصلوۃ علی من علیہ دین | کتاب الجنائز | سنن نسائی | امام نسائی |
| ج ۴ ص ۴۷[2] | .............. | ....... | مسند احمد بن حنبل | امام احمد بن حنبل |
| ج ۴ ص ۵۰[3] | .............. | .............. | // | // |

## افادات:

(۱) اس حدیث میں بار قرض کی سختی کو بتایا گیا ہے کہ بلا ضرورت قرض لینا بہتر نہیں۔

(۲) یہ حدیث نماز جنازہ کے وجوب پر دلالت کر رہی ہے اور یہ ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق ہے۔

(۳) حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری (ج ۴ ص ۴۶۸) پر فرمایا مجھے صاحب جنازہ کا نام معلوم نہ ہو سکا نہ پہلے اور نہ بعد والے کا، اور اس کا اندازہ متن کی پوشیدگی سے لگایا جا سکتا ہے۔

---

★[1] نیز امام بخاری نے اس حدیث کو حدثنا ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید کی سند سے ثلاثی روایت کیا ہے، جو عنقریب حدیث نمبر ۱۳ کے ضمن میں آئے گی اور یہ ان احادیث میں سے ہے جس کی روایت میں امام بخاری امام مسلم سے الگ ہیں۔

★[2] حماد بن مسعدة عن یزید به کی سند سے ثلاثی روایت کیا ہے۔

★[3] یحیی بن سعید القطان عن یزید به کی سند سے ثلاثی روایت کیا ہے۔)

[4] حدیث نمبر [illegible]

(۴) یہ حدیث میت کے قرض کی ادائیگی کی ذمہ داری لینے کے جواز پر مستدل ہے، جب کہ میت نے قرض کی ادائیگی کے قابل مال نہ چھوڑا ہو اور یہی جمہور کا قول ہے۔

(۵) حکمراں اپنی رعایا کے احوال کے بارے میں باز پرس کرے۔

(۶) اس حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اخلاق حسنہ، آپس میں مہربانی اور شفقت ومحبت اور رحم دلی کا ذکر ہے۔ چنانچہ حضرت ابوقتادہ نے صاحب جنازہ کے قرض کا ذمہ خود اٹھایا، یہ اس کی زندہ وجاوید مثال ہے جس میں اللہ نے صحابہ کرام کے وصف کو (رحماء بینھم) کے ساتھ بیان فرمایا۔

(۷) انسان کے حقوق کو لوگوں سے روک لینا کبھی کبھار لوگوں سے اس کے حق کے ختم کرنے کا سبب ہوتا ہے۔

(۸) قرض داروں کو ان کے قرض کے ادا کرنے پر ابھارا گیا ہے اور ان کو بار قرض سے جلد سبکدوشی حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

(۹) ضامن جس کی ذمہ داری لے اس کے قرض کی ادائیگی سے دستبردار نہیں ہوگا۔

(۱۰) بہتر ہے کہ میت کے گھر والے اپنی میت کی نماز جنازہ کے لیے نیک اور پرہیزگار لوگوں کو شریک کرنے کی کوشش کریں۔

(۱۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض دار شخص کی نماز جنازہ چھوڑنے کا ارادہ کیا، اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ پہلی بات مردوں سے متعلق ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اس کے لئے نرم دل ہوگئے تو اس کے قرض کو اپنے ذمہ لے لیا اور اس وجہ سے میت بری الذمہ ہوگئی۔

دوسری بات زندوں سے متعلق ہے اور یہ ہے کہ انھیں قرض سے متنبہ کیا گیا اور موت سے پہلے قرض کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے تاکہ ان کی نماز جنازہ ترک نہ کی جائے۔

★★★

# ساتویں حدیث

## اَلْبَیْعَۃُ فِی الْحَرْبِ

## جنگ کی بیعت (بیعت رضوان)

(۷) حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰی ظِلِّ شَجَرَةٍ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ: یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ اَلَا تُبَایِعُ؟ قَالَ: قُلْتُ قَدْ بَایَعْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَاَیْضًا فَبَایَعْتُهُ الثَّانِیَةَ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَا مُسْلِمٍ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ کُنْتُمْ تُبَایِعُوْنَ یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَی الْمَوْتِ".

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے مکی ابن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے یزید ابن ابی عبید نے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ (حدیبیہ کے موقع پر) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر ایک درخت کے سائے میں آ کر کھڑا ہو گیا، جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن الاکوع! کیا بیعت نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے بیعت کر لی ہے، آپ نے فرمایا دوبارہ اور بھی، چنانچہ میں نے دوبارہ بیعت کی (یزید بن ابی عبید اللہ کہتے ہیں) کہ میں نے سلمہ ابن الاکوع سے کہا اے ابو مسلم! اس دن کس چیز پر بیعت کرتے تھے؟ کہا کہ موت پر۔

**تخریج حدیث:**

| حوالہ | باب | کتاب | کتب احادیث | محدث |
|---|---|---|---|---|
| حدیث:۲۹۶۰ | البیعت فی الحرب لن لایفروا | کتاب الجہاد | صحیح البخاری | امام بخاری |

۱؎ حدثنا ابو عاصم عن یزید بہ کی حدیث انفرادی کے ساتھ امام اوزاعی نے روایت کیا ہے جو عنقریب حدیث نمبر ۱۷ پر آئے گی۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ,, | ,, | كتاب المغازى | غزوة الحديبية | حدیث:۳۱۶۹ [۲] |
| امام مسلم | صحيح المسلم | كتاب الامارة | استحباب مبايعة الجيش | حدیث:۱۸۶۰ (۸۰) [۳] |
| امام ابو عیسی ترمذی | جامع الترمذى | كتاب السير | باب ما جاء فى بيعة النبى ﷺ | حدیث:۱۵۹۳ [۴] |
| امام نسائی | سنن نسائی | كتاب البيعة | البيعة على الموت | ج۴ ص۱۴۱ [۱] [۵] |
| امام بخاری | صحيح البخارى | كتاب الاحكام | كيف يبايع الامام الناس | حدیث:۷۲۰۶ [۶] |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | ............ | ................. | ج۴ ص۵۴ [۷] |
| ,, | ,, | ............ | ................. | ج۴ ص۵۱ [۸] |
| ,, | ,, | ............ | ................. | ج۴ ص۴۷ [۹] |

## الفاظ کی تشریح:

(عدلت) عدلا و عدولا الیه رجوع کرنا، واپس کرنا۔

(ظل الشجرة) ظل کا اصل معنی ہے چھپانا، حفاظت کرنا اور اسی سے "انه فی ظل فلان" وہ فلاں کی حفاظت میں ہے، اور اسی سے "ظل الجنة" جنت کا سایہ "وظل شجرها" اس کے درخت کا سایہ، اور "ظل اللیل" رات کی تاریکی۔

---

[۲] حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا حاتم عن یزید بہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۳] امام مسلم نے اس حدیث کو امام بخاری کی طرح روایت کیا ہے۔

[۴] امام ترمذی نے بھی امام بخاری کی طرح روایت کیا ہے۔

[۵] امام نسائی نے بھی امام بخاری کی طرح روایت کیا ہے۔

[۶] حدثنا عبدالله بن مسلمة حدثنا حاتم عن یزید بہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۷] اس حدیث کو امام بخاری نے اپنے شیخ احمد ابن حنبل کی طرح روایت کیا ہے۔

[۸] صفوان حدثنا یزید بہ کی سند سے ثلاثی روایت کیا ہے۔

[۹] حماد عن یزید بہ کی سند سے بھی ثلاثی روایت کیا ہے۔

[۱] حدیث نمبر ۳۱۶۳ (از مترجم)

ابن قتیبہ نے اس کی سیاہی کا ذکر کرتے ہوئے کہا: اور سایہ دن کے اول وآخر اور صبح وشام کے وقت ہوتا ہے، اور فئی (سایہ) زوال کے بعد ہی لوٹتا ہے، کیوں کہ "فئی" لوٹنے کے معنی میں ہے۔

**افادات:**

(۱) ہر وہ صحابی جس نے درخت کے نیچے بیعت کی وہ جنتی ہے۔ چنانچہ امام مسلم اور دیگر محدثین نے حضرت جابر کی حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے "لایدخل النار احد ممن بایع تحت الشجرة" جس نے درخت کے نیچے بیعت کی وہ جہنم میں نہیں جائے گا (بیعت رضوان والے)

(۲) علامہ ابن منیر نے کہا: اس حدیث سے یہ مسئلہ اخذ ہوتا ہے کہ نکاح وغیرہ میں لفظ عقد کا اعادہ کرنے سے عقد اول فسخ نہیں ہوگا، جیسا کہ بعض شوافع کا خیال ہے۔

(۳) حافظ ابن حجر عسقلانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سلمہ سے دو مرتبہ بیعت لینے کی حکمت کو بیان کیا "کیوں کہ وہ سوار اور پا پیادہ دونوں طریقے سے جنگ کرتے تھے، تو صفت کے متعدد ہونے سے بیعت بھی متعدد ہوئی" اور یہ بھی کہا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اندر اس خوبی کو بغور دیکھ لیا تھا، اس لیے دو مرتبہ بیعت لی اور اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ حضرت سلمہ میدان جنگ میں دو مردوں کے برابر ہوں گے"۔

★★★

# آٹھویں حدیث

## شُجَاعَةُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ

### سلمہ ابن الاکوع کی بہادری

(۸) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَابِكَ؟ قَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ اَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَاصَبَاحَاهُ، يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ اِنْدَفَعْتُ حَتّٰى اَلْقَاهُمْ، وَقَدْ اَخَذُوْهَا فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَّشْرَبُوْا فَاَقْبَلْتُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَاِنِّيْ اَعْجَلْتُهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِيْ اِثْرِهِمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِيْ قَوْمِهِمْ.

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے مکی ابن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہمیں یزید ابن ابی عبید نے خبر دی انہوں نے حضرت سلمہ سے روایت کیا کہ حضرت سلمہ نے ان کو خبر دی، انہوں نے فرمایا کہ ”میں مدینہ منورہ سے نکل کر غابہ[۱] کی طرف جا رہا تھا، جب میں غابہ کی گھاٹی پر پہنچا تو عبد الرحمٰن ابن عوف کے ایک غلام سے میری ملاقات ہوئی، میں نے کہا: تیرے لیے خرابی ہو کیا بات پیش آئی؟ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنیاں چھین لی گئیں ہیں، میں نے کہا: کس نے چھینا

[۱] شام کے راستے میں ایک مقام ہے ۱۲ مترجم۔

[۲] دہائی ۱۲ مترجم۔

ہے؟اس نے کہا: قبیلہ غطفان اور فزارہ نے، تو میں بلند آواز سے تین مرتبہ چیخا کہ اسے دونوں سنگستانوں کے درمیان لوگوں نے سن لیا، یا صباحاہ! یا صباحاہ! پھر میں بہت تیز دوڑا کہ انہیں پکڑ لوں اور وہ اونٹنیوں کو پکڑ چکے تھے، میں نے ان پر تیر برسانا شروع کر دیا اور کہنے لگا: میں اکوع کا بیٹا سلمہ ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے، آخر ان کے پانی پینے سے پہلے اونٹنیوں کو میں نے ان سے چھڑا لیا، چنانچہ میں واپس ہوا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ڈاکو پیاسے ہیں اور میں نے مارے تیروں کے پانی بھی نہیں پینے دیا، اس لیے کچھ لوگوں کو ان کے پیچھے بھیج دیں، حضور نے فرمایا: اے ابن الاکوع! تو ان پر غالب آچکا ہے، اب درگزر کر وہ اپنی قوم میں پہنچ گئے جہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے۔

## تخریج حدیث:

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الجهاد | من رای العدو فنادی | حدیث:۳۰۴۱ |
| رر | رر | کتاب المغازی | غزوة ذات القرد | حدیث:۴۱۹۴ ۲ |
| امام مسلم | صحیح المسلم | کتاب الجهاد والسیر | غزوة ذی قرد وغیرها | حدیث:۱۸۰۶(۱۳۱) ۳ |
| امام ابو داؤد | سنن ابی داؤد | کتاب الجهاد | باب فی السریة | حدیث:۲۷۵۲ ۴ |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | ............ | ............... | ج۴ ص۴۸ ۵ |

## الفاظ کی تشریح:

(الغابة) ابن اثیر نے النہایۃ میں کہا: الغابة مدینہ کے قریب ایک اونچی جگہ کا نام

---

★۱ حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا حاتم عن یزید بہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

★۲ امام مسلم نے اس حدیث کو امام بخاری کی طرح روایت کیا ہے۔

★۳ ایاس بن سلمة عن ابیه کی سند سے۔

★۴ امام بخاری نے اس حدیث کو اپنے شیخ امام احمد ابن حنبل کی طرح روایت کیا ہے۔

ہے جہاں کے باشندے مالدار ہیں۔

(ثنیۃ) پہاڑ اور پہاڑ کی چوٹی سے بہنے والے پانی کی جگہ کا راستہ۔

(ویحک) لفظ ویح ترحم کے لیے آتا ہے اور ویل مخاطب کے فعل کی مذمت کے لیے آتا ہے اور ویس چھوٹا سمجھنے کے لئے آتا ہے۔

(لقاح) لام کے کسرہ اور قاف کی خفت پھر حاء مہملہ کے ساتھ جمع ہے اس کا واحد لقحۃ آتا ہے۔ حافظ ابن حجر نے ھدی الساری میں فرمایا: اللقحۃ لام کے کسرہ اور لام کے فتحہ کے ساتھ، دودھ والی اونٹنیوں کو کہا جاتا ہے۔ ثعلب نے کہا کہ حمل کے تین مہینہ بعد دودھ دینے والی اونٹنی کو کہتے ہیں، اور حدیث پاک میں گائے، بکری اور حاملہ اونٹنیوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔

(لابتیھا) پہاڑ کا سیاہ راستہ اور وہ حرہ ہے، حرہ کالے پتھر والی زمین کو کہتے ہیں، لابتیھا میں جو ضمیر ہے وہ مدینہ منورہ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

(یا صباحاہ) حافظ ابن حجر عسقلانی نے ھدی الساری میں فرمایا: کہ یہ لفظ دشمنوں کے حملے کے وقت بولا جاتا ہے اور اسی وقت کے لیے خاص ہے، کیوں کہ حملہ کرنے کے وقت زیادہ استعمال ہوتا ہے تو گویا کہ اس کا معنی ہے کہ لڑائی کا وقت آ گیا اب تیار ہو جاؤ۔

(الرضع) ابن اثیر نے جامع الاصول میں کہا کہ الرضع یہ راضع کی جمع ہے، اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اونٹ وغیرہ کا دودھ تھن سے پیتے ہیں، دُوہتے نہیں ہیں، اس ڈر سے کہ کہیں کوئی دُوہنے کی آواز سن نہ لے اور کوئی دودھ مانگنے نہ آ جائے اور یہ بخیلی سے کنایہ ہے۔

(ملکت فاسجح) اس کا معنی ہے احسان کر، مہربانی کر اور سجاحۃ بمعنی سہولت ہے، یعنی شدت اختیار نہ کرو، بلکہ نرمی اور مہربانی کرو، تم نے دشمنوں پر غلبہ حاصل کر لیا ہے اور یہ کلمہ اسی طرح ہو گیا جس طرح کہا جاتا ہے۔

(یقرون) یاء کے ضمہ اور قاف کے سکون اور راء کے فتحہ اور واؤ کے سکون کے ساتھ، القری سے مشتق ہے بمعنی میزبانی کرنا۔

**افادات:**

(۱) امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں اس حدیث کے متعلق باب باندھتے ہوئے کہا "باب غزوۃ ذات القرد وھی الغزوۃ التی اغاروا علی لقاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل خیبر بثلاث" ترجمہ:۔ غزوۂ ذات القرد کا بیان یہ وہ غزوہ ہے جو غزوۂ خیبر سے تین سال پہلے واقع ہوا جس میں کفار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں غصبا لے گئے تھے۔

(والقرد[1]) قاف اور راء کے فتحہ کے ساتھ، قبیلۂ غطفان سے متصل برید کی طرف پانی کی ایک گھاٹی ہے، اور کہا گیا ہے کہ ایک دن کی مسافت پر ہے۔

(۲) اس حدیث میں ہے کہ جنگ میں سخت دشمن کو تیز چیخ سے متنبہ کرنا جائز ہے۔

(۳) بہادر انسان اپنا تعارف کرائے تاکہ دشمن خوفزدہ ہو۔

(۴) جس بہادر میں کوئی خوبی ہو اس کی تعریف کرنا مستحب ہے، خاص طور پر اچھی کارکردگی کے وقت زیادہ مناسب ہے تاکہ اس کا حوصلہ بڑھے اور اس کو اس طرح مضبوط کرے کہ وہ فتنوں میں پڑنے سے محفوظ رہے۔

(۵) دلیری اور بہادری میں آگے بڑھنے کے لیے مقابلہ کرنا جائز ہے، بغیر عوض کے جواز میں کسی کا اختلاف نہیں اور رہا یہ عوض تو صحیح قول کے مطابق درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

★★★

[1] "قرد" ایک گھاٹی کا پانی ہے جس کو ذو قرد کہتے ہیں، یہ مدینہ سے شام کے راستے میں ہے اور مدینہ سے خیبر کے راستے میں دو راتوں کی مسافت پر ہے۔ (منحۃ الباری ج ۱۲، از مترجم)

# نویں حدیث

## مِنْ مُعْجِزَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ

(۹) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هٰذِهٖ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ أُصِيْبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُ حَتَّى السَّاعَةِ.

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے مکی ابن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے یزید ابن ابی عبید نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ”میں نے حضرت سلمہ کی پنڈلی میں چوٹ کا نشان دیکھا، میں نے کہا اے ابومسلم! یہ کیسی چوٹ ہے؟ تو انہوں نے کہا خیبر کے دن یہ چوٹ لگی تھی تو لوگوں نے کہا سلمہ زخمی ہوگئے، چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو آج تک مجھے اس میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی“۔

**تخریج حدیث:**

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب المغازی | غزوۂ خیبر | حدیث:۴۲۰۶ |
| امام ابو داؤد | سنن ابی داؤد | کتاب الطب | باب کیف الرقی؟ | حدیث:۳۸۹۴☆ |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | ............ | .................. | ج۴ص۴۸☆☆ |

☆ حدثنا احمد بن ابی سریج الرازی اخبرنا مکی بن ابراھیم بہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

☆☆ اس میں حدیث کو امام بخاری نے اپنے شیخ احمد ابن حنبل کی طرح روایت کیا ہے۔

**الفاظ کی تشریح:**

(اثر ضربة) قاموس میں ہے کہ الاثر محرکۃ، اثر حرکت دینے والا ہے، اثر کا معنی ہے چیز کا بچا ہوا حصہ، جمع آثار و اثور، کہا جاتا ہے اثر فیہ تاثیراً اس نے اس میں اثر کیا، ترک فیہ اثراً اس میں اثر چھوڑا، آثار بمعنی نشانات یہاں پر وہ اثر مراد ہے جو زخم ٹھیک ہونے کے بعد باقی رہتا ہے۔

(نفث فیہ) لعاب کی آمیزش کے ساتھ پھونکنا نہ کہ تھوکنا بلکہ ان دونوں کے درمیان ایک درجہ ہے، یعنی تھوکنے اور پھونکنے کے مابین (تھوک تھکانا)

**افادات:**

(۱) حافظ ابن قیم نے بدائع الفوائد میں کہا: جب حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے لعاب دہن کی آمیزش کے ساتھ پھونکتے تو آپ کے دہن مبارک سے خیر و برکت اور شفاء سے مخلوط ایسی پھونک نکلتی جو لعاب سے مخلوط ہوتی تو اس سے شفاء و برکت حاصل ہوتی۔

(۲) ابن تیمیہ نے اپنی کتاب "الجواب الصحیح" میں اس واقعہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں شمار کیا ہے۔

★★★

# دسویں حدیث

## تَحْرِيْمُ اَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْاَنْسِيَّةِ

## پالتو گدھوں کے گوشت کھانے کی حرمت

(١٠) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ: لَمَّا اَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوْا خَيْبَرَ اَوْقَدُوْا النِّيْرَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ اَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ النِّيْرَانَ؟ قَالُوْا لُحُوْمُ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ، قَالَ اَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا وَاكْسِرُوْا قُدُوْرَهَا فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ نُهَرِيْقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذَاكَ.

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا مجھ سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی انھوں نے حضرت سلمہ سے روایت کیا انھوں نے کہا کہ "جب فتح خیبر کی شام کو لوگوں نے آگ جلائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ آگ تم لوگوں نے کس لیے جلائی ہے؟ لوگوں نے کہا: پالتو گدھوں کے گوشت کے لیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اسے پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو، چنانچہ ان میں سے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور انھوں نے عرض کی کہ ہانڈی میں جو کچھ ہے ہم اس کو پھینک دیں اور برتن کو دھل لیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی کر سکتے ہو"۔

**تخریج حدیث:**

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الذبائح | آنیۃ المجوس والمیتۃ | حدیث:۵۴۹۷ [1] |
| // | // | کتاب المغازی | غزوۂ خیبر | حدیث:۴۱۹۶ [2] |

★[1] اور ابو عاصم عن یزید بہ کی سند سے بھی ثلاثی روایت کیا ہے جو عنقریب حدیث نمبر۱۲ پر آ رہی ہے۔

★[2] حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی حدثنا حاتم بن اسماعیل عن یزید بہ کی سند سے رباعی روایت کیا ہے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الادب | ما یجوز من الشعر والرجز | حدیث:۶۱۴۸ ★[۳] |
| // | // | کتاب الدعوات | قول اللہ تبارک وتعالیٰ | حدیث:۶۳۳۱ ★[۴] |
| امام مسلم | صحیح المسلم | کتاب الجہاد والسیر | غزوۃ خیبر | حدیث:۱۸۰۲(۴۳) ★[۵] |
| // | // | کتاب الصید والذبائح | تحریم اکل لحم الحمر الانسیۃ | حدیث:۱۸۰۲(۴۳) ★[۶] |
| امام ابن ماجۃ | سنن ابن ماجۃ | کتاب الذبائح | لحوم الحمر الوحشیۃ | حدیث:۳۱۹۵ ★[۷] |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | .......... | .......... | ج۴ص۴۸ ★[۸] |
| // | // | .......... | .......... | ج۴ص۴۷،۴۸ ★[۹] |
| // | // | .......... | .......... | ج۴ص۵۰ ★[۱۰] |

## الفاظ کی تشریح:

(حمر انسیۃ) آدمی کی طرف منسوب ہے، انس ہمزہ کے کسرہ اور نون کے سکون اور اس کے فتحہ کے ساتھ جو گھروں میں رہنے میں اچھی طرح مانوس ہوں۔

(اھریقوا) کہا جاتا ہے "ھراقہ یھریقہ" ہاء کے فتحہ کے ساتھ گرانا، انڈیلنا۔

---

★[۳] حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا حاتم بن اسماعیل عن یزید بہ کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔

★[۴] حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن یزید بہ کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔

★[۵] حدثنا قتیبۃ بن سعید ومحمد بن عباد قالا: حدثنا حاتم بن اسماعیل عن یزید بہ کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔

★[۶] حدثنا اسحاق بن ابراھیم اخبرنا حماد بن مسعدۃ وصفوان بن عیسی ح وحدثنا ابوبکر بن النضر حدثنا ابوعاصم النبیل کلھم عن یزید بن ابی عبید کی سند سے۔

★[۷] حدثنا یعقوب بن حمید ابن کاسب ثنا المغیرۃ بن عبد الرحمن عن یزید بہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

★[۸] حدثنا صفوان اخبرنا یزید عن سلمۃ بہ کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔

★[۹] حدثنا حماد عن یزید عن سلمۃ بہ کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔

★[۱۰] حدثنا یحیی بن سعید عن یزید عن سلمۃ کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔

**افادات:**

(۱) اس حدیث پاک میں ان لوگوں کا رد ہے جن کا خیال ہے کہ شراب کے برتن میں جب شراب ڈال دی جائے تو اس کے پاک کرنے کا کوئی طریقہ نہیں، کیوں کہ برتن کا جو اندرونی حصہ ہے وہ اس پانی سے جس میں گدھے کا گوشت پکایا گیا تھا، اس سے پاک ہو جاتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے دھونے کی اجازت دی، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ برتن دھل کر کے پاک کرنا ممکن ہے۔

(۲) اس حدیث میں ہے کہ غیر ماکول اللحم ذبح کرنے سے بھی پاک نہیں ہوگا۔[1]

(۳) ہر چیز نجاست کے لگنے سے ناپاک ہو جائے گی اور اس کو ایک مرتبہ دھلنا کافی ہوگا کیوں کہ دھلنے کا حکم مطلق ہے اور ایک ہی بار بیان کرنے سے اس کی تائید ہوتی ہے اور اصل یہ ہے کہ اس پر زیادتی نہ کی جائے۔

(۴) اشیاء میں اصل اباحت ہے، اس لیے کہ صحابہ نے مشورہ کرنے سے پہلے دیگر جانوروں کی طرح گدھے کو ذبح کیا اور پکایا، باوجود اس کے کہ مشکل مسائل کے لیے زیادہ تر سوال کیا کرتے تھے۔

(۵) امیر لشکر کے لیے مناسب ہے کہ اپنے ماتحتوں کے احوال معلوم کرے اور اگر کوئی ایسا کام کرتے دیکھے جو شریعت میں جائز نہیں تو اس کی ممانعت کے بارے میں بتائے یا تو خود لوگوں کو بتائے یا کسی منادی کو حکم دے کر ندا کرائے تا کہ اس کام کو دیکھنے والا جائز سمجھ کر دھوکہ نہ کھائے۔

★★★



[1] اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کر لیا گیا تو اس کا گوشت پاک ہو گیا اگرچہ کھانا حرام ہے۔

(بہار شریعت ج: ۱ ح: دوم ص: ۳۹۰، ۳۹۱) ۱۲ مترجم۔

# گیارہویں حدیث

## مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً

## جس نے خود کو غلطی سے قتل کیا

(۱۱) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيَّاتِكَ فَحَدَا بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ السَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرٌ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ؟ فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهَا إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: امام بخاری نے فرمایا ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت سلمہ سے روایت کیا انہوں نے کہا "ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے عامر! ہمیں اپنے بحر و رجز کے قصیدے سنایئے، تو انھوں نے اپنی حدی خوانی[1] شروع کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون حدی خوانی کے ساتھ اونٹوں کو ہانک رہا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ عامر ہیں، آپ نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں عامر سے فائدہ اٹھانے سے کیوں روک دیا؟ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ اسی رات اپنی ہی تلوار سے شہید ہو گئے تو لوگوں نے کہا ان کے اعمال برباد ہو گئے، انھوں نے خودکشی کر لی۔ چنانچہ جب میں واپس ہوا اور لوگ آپس میں کہہ رہے تھے کہ عامر کے عمل برباد ہو گئے تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر

[1] وہ نغمہ جو اونٹ ہانکنے کے لیے گایا جائے۔ ۱۲ مترجم۔

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا گمان ہے کہ عامر کے اعمال برباد ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بھی یہ کہا جھوٹ کہا، بے شک عامر کو دو اجر ملے گا، وہ مشقت اٹھانے والا اور جہاد کرنے والا تھا، اور کس قتل کا اجر اس سے بڑھ کر ہوگا۔

## تخریج حدیث:

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الدیات | اذا قتل نفسہ خطأ فلا دیۃ لہ | حدیث:۶۸۹۱ |
| // | // | کتاب المغازی | غزوۃ خیبر | حدیث:۴۱۹۶ |
| // | // | کتاب الدعوات | قول اللہ تعالی "وصل علیہم" | حدیث:۶۳۳۱ |
| // | // | کتاب الادب | ما یجوز من الشعر والرجز | حدیث:۶۱۴۸ |
| امام مسلم | صحیح المسلم | کتاب الجہاد والسیر | غزوۃ خیبر | حدیث:۱۸۰۳(۱۲۳) |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | ............ | ............ | ج ۴ ص ۴۷، ۴۸[1] |
| // | // | ............ | ............ | ج ۴ ص ۵۰[2] |

## الفاظ کی تشریح:

(هنیاتک) ہاء کے ضمہ اور یاء کی تشدید کے ساتھ هنیة کی جمع اور هنة کی تصغیر ہے یعنی تمہارے بحر رجز کے قصیدے اور هنة کا وقوع ہر چیز پر ہوتا ہے۔

(حبط) برباد ہونا، خراب ہونا۔

## افادات:

(۱) "هلا امتعتنا" کہنے والے صحابی امیر المومنین عمر بن خطاب تھے، جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے۔

(۲) عامر اکوع کے بیٹے اور راوی حدیث سلمہ کے چچا ہیں۔

---

★[1] حدثنا حماد عن یزید بہ کی سند سے طوالۃً روایت کیا ہے۔

★[2] حدثنا یحیی بن سعید عن یزید بہ کی سند سے بھی طوالۃً روایت کیا ہے۔

# بارہویں حدیث

## صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

### عاشورہ کے دن کا روزہ

(۱۲) حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ.

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت یزید بن ابی عبید سے انھوں نے حضرت سلمہ سے روایت کیا کہ "عاشورہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ جس نے کھانا کھالیا ہے تو وہ دن ڈوبنے تک روزہ کی حالت میں پورا کرے، یا یہ فرمایا کہ روزہ رکھے اور جس نے نہ کھایا ہو کھانا نہ کھائے"۔

**تخریج حدیث:**

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الصوم | اذا نوی بالنھار صوما | حدیث:۱۹۲۴[1] |

★★★

[1] اس حدیث کی مکمل بحث حدیث نمبر ۵ میں گزر چکی ہے جو کہ اسی امام کے طریق سے مروی ہے۔

# تیرہویں حدیث

## اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ عَلَیْہِ دَیْنٌ

### مقروض شخص کی نماز جنازہ

(۱۳) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہَا فَقَالَ: ھَلْ عَلَیْہِ مِنْ دَیْنٍ؟ قَالُوْا: لَا، فَصَلّٰی عَلَیْہِ، ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ اُخْرٰی فَقَالَ: ھَلْ عَلَیْہِ مِنْ دَیْنٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَصَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ، قَالَ اَبُوْقَتَادَۃَ عَلَیَّ دَیْنُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، فَصَلّٰی عَلَیْہِ۔

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، انہوں نے یزید بن ابی عبید سے روایت کیا انہوں نے حضرت سلمہ بن الاکوع سے کہ ”نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھادیں، آپ نے فرمایا: کیا اس میت پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں، تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی، پھر دوسرا جنازہ لایا گیا، آپ نے فرمایا: کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: پھر تم لوگ ہی اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو، حضرت ابوقتادہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ان کا قرض میں اپنے ذمہ لیتا ہوں، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی“۔

**تخریج حدیث:**

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الکفالۃ | من تکفل عن میت فلیس لہ | حدیث:۲۲۹۵ |

★ یہ حدیث مکرر ہے، اس کی مکمل بحث حدیث نمبر ۱۰ پر کی، ان امام کے طریق سے گزر چکی ہے۔

# چودھویں حدیث

## تَحْرِيْمُ اَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

## پالتو گدھوں کے گوشت کھانے کی حرمت

(۱۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمِ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نِيْرَانًا تُوْقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ: عَلَامَ تُوْقَدُ هٰذِهِ النِّيْرَانُ؟ قَالُوْا عَلَى الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ، قَالَ: اَكْسِرُوْهَا وَهَرِيْقُوْهَا، قَالُوْا: اَلَا نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: اغْسِلُوْا۔

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے ابو عاصم الضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی انھوں نے یزید بن ابی عبید سے روایت کیا انہوں نے حضرت سلمہ بن الاکوع سے کہ "نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن جلتی ہوئی آگ دیکھی تو آپ نے فرمایا: یہ آگ کس لیے جلائی گئی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ پالتو گدھے کے گوشت کو پکانے کے لیے، آپ نے فرمایا: برتن کو توڑ دو اور اس گوشت کو پھینک دو، صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہم ایسا نہ کریں کہ گوشت کو پھینک دیں اور برتن کو دھل لیں؟ آپ نے فرمایا: برتن دھل لو"۔

### تخریج حدیث:

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب المظالم | هل تكسر الدنان التي فيها خمر | حدیث: ۲۴۷۷ ؎ |

؎ یہ حدیث مکرر ہے اس کی پوری بحث حدیث نمبر [illegible] پر گزر چکی ہے [illegible] کے طریق سے مروی ہے۔

# پندرہویں حدیث

## غَزَوَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غزوات

(۱۵) حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمِ الضَّحَّاکُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَکْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا.

ترجمہ:۔امام بخاری نے فرمایا ہم سے ابو عاصم الضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت سلمہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سات ۷/غزوے میں شریک ہوا، اور حضرت ابن حارثہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ غزوہ (سریہ) میں شریک ہوا تھا، جن کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارا امیر بنایا تھا۔

**تخریج حدیث:**

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب المغازی | بعث النبی اسامة بن زید | حدیث:۴۲۷۲ |
| // | // | // | // | حدیث:۴۲۷۰[1] |
| // | // | // | // | حدیث:۴۲۷۳[2] |
| // | // | // | // | حدیث:۴۲۷۱[3] |

★[1] حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حاتم عن يزيد به کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔

★[2] حدثنا محمد بن عبد الله حدثنا حماد بن مسعدة عن يزيد به کی سند سے بھی بالا روایت کیا ہے۔

★[3] قال عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابی عن يزيد به کی سند سے معلق ذکر کیا ہے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| امام مسلم | صحیح المسلم | کتاب الامارة | عدد غزوات النبی ﷺ | حدیث:۱۸۱۵(۱۳۱)☆ |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | ............ | ................ | ج ۴ ص ۵۴☆ |

**افادات:**

(۱) زید ابن حارثہ مہملہ اور مثلثہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور اسامہ بن زید کے والد ہیں، امام بخاری نے اس حدیث کو مبہم ذکر کیا مگر اس کی وضاحت دوسری حدیثوں میں کی ہے، جیسا کہ فتح الباری میں ہے۔

(۲) حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری (ج:۳ ص:۸۹۸) پر کہا: جنگوں میں شامل ہونے والوں نے زید ابن حارثہ کے سریات کا ذکر کیا ہے، اس کی میں نے تلاش وجستجو کی تو میں نے سات سریہ پایا جیسا کہ حضرت سلمہ نے کہا، اگرچہ بعض لوگوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور بعض لوگوں نے ذکر نہیں کیا ہے۔

(۱) پہلا سریہ: جمادی الاخریٰ ۵ھ میں نجد کی طرف سو سواروں کے ساتھ۔

(۲) دوسرا سریہ: ربیع الآخر ۶ھ میں بنی سلیم کی طرف۔

(۳) تیسرا سریہ: جمادی اولیٰ ۶ھ میں ایک سو ستر لوگوں کے ساتھ قبیلہ قریش سے سامنا ہوا اور ابو العاص ابن الربیع کو قیدی بنایا گیا۔

(۴) چوتھا سریہ: جمادی الاخریٰ ۶ھ بنی ثعلبہ کی طرف۔

(۵) پانچواں سریہ: حسمی کی جانب حاء کے ضمہ سین مہملہ کے سکون اور میم الف مقصورہ کے ساتھ، پانچ سو لوگوں کے ہمراہ شام کے راستے سے قبیلہ جزام کے لوگوں کی طرف، انھوں نے دحیہ کلبی کا راستہ روکا تھا جب وہ ہرقل کے پاس سے لوٹ رہے تھے۔

(۶) چھٹا سریہ: وادی قریٰ کی طرف۔

(۷) ساتواں سریہ: قبیلہ فزارہ کے بعض لوگوں کی طرف۔

☆ محمد بن عباد وقتیبة کلیهما عن حاتم عن یزید به کی سند سے روایت کیا ہے۔

☆ حماد بن مسعدة عن یزید به کی سند سے۔

# سولھویں حدیث

## اَلْاَکْلُ مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ

## قربانی کا گوشت کھانا

(١٦) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰی مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِیَ فِیْ بَيْتِهِ مِنْهُ شَیْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِیْ؟ قَالَ: كُلُوْا، وَاَطْعِمُوْا، وَادَّخِرُوْا، فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهَا.

ترجمہ:۔امام بخاری نے فرمایا ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی یزید بن ابی عبید سے انھوں نے حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اس حالت میں صبح کرے کہ اس کے گھر میں قربانی کا کچھ گوشت باقی نہ رہے۔ چنانچہ دوسرے سال صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع کرو، کیوں کہ پچھلے سال تو لوگ تنگی میں مبتلا تھے تو میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی ان کی مشکلات میں مدد کرو۔

### تخریج حدیث:

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الاضاحی | ما یوکل من لحوم الاضاحی | حدیث:۵۵۶۹ |
| امام مسلم | صحیح المسلم | " | بیان ما کان من النہی عن...... | حدیث:١٩٧٤(٣٤)★ |

★ حدثنا اسحاق بن منصور اخبرنا ابو عاصم یہ کی سند سے یہ روایت کیا ہے۔

## الفاظ کی تشریح:

(ادخروا) دال مہملہ کے ساتھ ذخر سے اس پر تاء افتعال داخل ہوئی پھر ادغام کر دیا گیا، جیسے اللہ کا ارشاد ہے (وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ)

(جہد) بمعنی مشقت جہد سے بمعنی قحط سالی۔

(تعینوا) اعانۃ سے ہے، بمعنی مدد کرنا، اور امام مسلم کی روایت میں ہے "کنشوا فیھم" یعنی ان کی ضرورت پوری کرو، تا کہ قربانی کا گوشت لوگوں میں تقسیم ہو جائے اور ضرورت مندوں کو فائدہ ہو۔

## افادات:

(۱) رسول اللہ کے اجازت عطا فرمانے سے گوشت جمع کرنے کے جواز کا مسئلہ ان کے خلاف اخذ کیا گیا ہے جو اسے مکروہ جانتے ہیں، جمع کرنے کے بارے میں حدیث پاک میں وارد ہے "کان یدخر لاھلہ قوت سنة" وہ اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کا توشہ جمع کرتے تھے، اور ایک روایت میں ہے "کان لایدخر لغد" وہ کل کے لیے بھی جمع نہیں کرتے تھے۔ پہلی روایت بخاری و مسلم دونوں میں ہے اور دوسری روایت مسلم میں ہے، ان دونوں حدیثوں کے درمیان تطبیق اس طرح دی گئی کہ وہ اپنے لیے جمع نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے اہل و عیال کے لیے جمع کرتے تھے، یا یہ اختلاف حالت کی وجہ سے ہے "تو لوگوں کی ضرورت کے وقت چھوڑ دیتے ہوں اور ضرورت نہ ہونے پر انجام دیتے ہوں" جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری (ج:۱، ص:۲۶) میں بیان کیا ہے۔

★★★

# سترہویں حدیث

## اَلْبَیْعَۃُ فِی الْحَرْبِ

## جنگ کی بیعت

(۱۷) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ قَالَ: بَایَعْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَقَالَ لِیْ یَا سَلَمَۃُ اَلَا تُبَایِعُ؟ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ بَایَعْتُ فِی الْاَوَّلِ قَالَ وَفِی الثَّانِیْ.

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی انہوں نے یزید بن ابی عبید سے روایت کیا انہوں نے حضرت سلمہ سے انہوں نے کہا کہ "ہم نے درخت کے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو مجھ سے کہا: اے سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کروگے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں پہلے ہی بیعت کر چکا ہوں، آپ نے فرمایا: اور دوسری مرتبہ بھی (بیعت کرلو)

**تخریج حدیث:**

| حوالہ | باب | کتاب | کتب احادیث | محدث |
|---|---|---|---|---|
| حدیث:۷۲۰۸ | من بایع مرتین | کتاب الاحکام | صحیح البخاری | امام بخاری |

★★★

☆ یہ حدیث مکرر ہے۔ اس کی مکمل بحث حدیث نمبر ۱۰ میں گزر چکی ہے جس کی روایت کی اسناد اہم سے ہے۔

وہ ثلاثیات جو صحیح البخاری میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہیں جن کی تعداد چار ہے

# پہلی حدیث

## اَلصُّلْحُ فِی الدِّیَةِ (دیت میں صلح)

(۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ الرُّبَیِّعَ وَهِیَ اِبْنَةُ النَّضْرِ، کَسَرَتْ ثَنِیَّةَ جَارِیَةٍ فَطَلَبُوا الْاَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ اَتُکْسَرُ ثَنِیَّةُ الرُّبَیِّعِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا تُکْسَرُ ثَنِیَّتُهَا، فَقَالَ یَا اَنَسُ کِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ.

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے محمد ابن عبداللہ الانصاری نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی کہ حضرت انس نے ان سے حدیث بیان کی کہ نضر کی بیٹی ربیع رضی اللہ عنہا نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیئے تو لڑکی والوں نے اس کا تاوان مانگا اور ربیع بنت نضر کے متعلقین نے معافی چاہی، لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا، چنانچہ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں قصاص لینے کا حکم دیا (یعنی ان کا بھی دانت توڑ دیا جائے) حضرت انس ابن النضر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ربیع کا دانت توڑ دیا جائے گا؟ نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! کتاب اللہ کا فیصلہ تو بدلہ لینے کا ہی ہے، چنانچہ یہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھا لیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔

### تخریج حدیث:

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الصلح | الصلح فی الدیة | حدیث: ۲۷۰۳ |

اسی سند عالی کے ساتھ دو جگہ روایت کیا ہے جو حدیث نمبر ۱۹، ۲۰ پر آ رہی ہے گی۔ حدیث نمبر ۱۹ پر حمید نے حضرت انس سے تحدیث کی صراحت کی ہے، چنانچہ ان پر تدلیس کی تہمت ختم ہو گی۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| // | // | کتاب الجہاد | قول اللہ عزوجل من المومنین | حدیث:۲۸۰۶ |
| // | // | کتاب التفسیر | یاایہا الذین آمنوا | حدیث:۴۵۰۰ |
| // | // | کتاب التفسیر | والجروح قصاص | حدیث:۴۶۱۱[۳] |
| امام ابو داؤد | سنن ابی داؤد | کتاب الدیات | القصاص فی السن | حدیث:۴۵۹۵ |
| امام نسائی | سنن النسائی | کتاب القسامۃ | القصاص فی السن<br>القصاص من الثنیۃ | ج۸ص۲۶،۲۷،۲۸[۱] |
| امام ابن ماجۃ | سنن ابن ماجۃ | کتاب الدیات | القصاص فی السن | حدیث:۲۶۴۹ |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | .......... | .............. | ج۳ص۱۲۸[۲] |

**افادات:**

(۱) اس حدیث میں ہے کہ جس کام کے ہونے کا غالب گمان ہو اس پر قسم کھانا جائز ہے اور اس کے سبب فتنے سے محفوظ ہونے کے وقت جس کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہو اس کی تعریف کرنا جائز ہے۔

(۲) بدلہ کو معاف کر دینا مستحب ہے۔

(۳) معافی کی سفارش کرنا۔

(۴) قصاص یا دیت میں مستحق کو اختیار ہے کہ مستحق علیہ سے بدلہ لے یا معاف کر دے۔

(۵) عورتوں کے مابین زخموں اور دانتوں میں قصاص ثابت ہے۔

(۶) اس حدیث میں دیت پر صلح کی اجازت ہے۔

(۷) قصاص دانت توڑنے میں بھی جاری ہوگا اور جب تک اس کا مثل موجود ہو بدلہ اسی سے ہوگا۔

(۸) توڑا ہوا دانت مضبوط ہو تو مجرم کا وہ دانت جو ٹوٹے ہوئے دانت کے بالمقابل ہو رہتا جائے گا۔

امام ابوداود نے اپنی سنن میں کہا: کہ میں نے امام احمد ابن حنبل سے کہا کہ کیسے بدلہ لیا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ دانت کو ریتا جائے گا، اور کچھ لوگوں نے اس حدیث میں توڑنے کو اکھاڑنے پر محمول کیا ہے، حالاں کہ وہ اس سیاق سے بعید ہے۔

---

★۲ امام بخاری نے سند عالی کے ساتھ تین حدیثوں کو روایت کیا ہے۔
★۳ حدثنا ابن ابی عدی عن حمید بہ کی سند سے ثلاثی روایت کیا ہے۔
۱ حدیث نمبر ۲۴۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱۔

# دوسری حدیث

## كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ

### کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہے

(١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ.

ترجمہ:۔امام بخاری نے فرمایا کہ ہم سے محمد ابن عبداللہ الانصاری نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے حمید نے حدیث بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے سرکار کی حدیث بیان کی کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہے۔

**تخریج حدیث:**

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب التفسیر | یاایہا الذین آمنوا | حدیث:٤٤٩٩ |

★★★

ﷺ یہ حدیث مکرر ہے اس کا طویل ذکر حدیث نمبر ۱۸ پر ہو چکا ہے اس کی روایت اور تعلیق کو وہاں ملاحظہ فرمائیں اور حدیث نمبر ۱۹ اختصار کے ساتھ آ رہی ہے۔

# تیسری حدیث

## اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دیا

(۲۰) حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ.

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے انصاری نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے حمید نے حدیث بیان کی انھوں نے حضرت انس سے روایت کیا کہ ”ربیع بنت النضر نے ایک لڑکی کو تھپڑ مار کر اس کا دانت توڑ دیا، چنانچہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دیا“۔

**تخریج حدیث:**

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب الدیات | السن بالسن | حدیث:۶۸۹۳ |

★★★

★ یہ حدیث مکرر ہے اس کی پوری بحث حدیث نمبر ۱۸،۱۹ پر گزر چکی ہے۔

# چوتھی حدیث

## زَوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ

## زینب بنت جحش کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح

(۲۱) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ.

ترجمہ:۔امام بخاری نے فرمایا کہ ہم سے خلاد ابن یحییٰ نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہم سے عیسیٰ بن طہمان نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت حجاب ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی اور اس دن آپ نے روٹی اور گوشت کے ولیمہ کی دعوت دی اور زینب بنت جحش تمام ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ اللہ نے میرا نکاح آسمان میں کیا تھا۔

**تخریج حدیث:**

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | كتاب التوحيد | وكان عرشه على الماء | حدیث:۷۴۲۱ |
| // | // | كتاب التفسير | لا تدخلوا بيوت النبي الا... | حدیث:۴۷۹۱،۴۷۹۲،۴۷۹۳،۴۷۹۴ |
| // | // | كتاب النكاح | الهدية للعروس | حدیث:۵۱۵۳ |
| // | // | // | الهدية للعروس | حدیث:۵۱۶۳ |
| // | // | // | ما يقول الرجل اذا اتى اهله | حدیث:۵۱۶۶،۵۱۶۸،۵۱۷۰ |
| // | // | // | من اولم على بعض نسائه | حدیث:۵۱۷۱ |
| // | // | كتاب الاطعمة | قول الله تعالى فاذا طعمتم... | حدیث:۵۴۶۶ |
| // | // | كتاب الاستئذان | آية الحجاب | حدیث:۶۲۳۸،۶۲۳۹ |
| // | // | // | من قام من مجلسه | حدیث:۶۲۷۱ |
| امام مسلم | صحیح المسلم | كتاب النكاح | زواج زينب بنت جحش و... | حدیث:۱۴۲۸(۹۲) |

لے امام بخاری نے حضرت انس سے متعدد طرق کے ساتھ روایت کیا ہے۔

وہ ثلاثیات جو صحیح البخاری میں عبداللہ بن بسر کی سند سے مروی ہیں، جس کی تعداد ایک ہے

## صِفَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبی

(۲۲) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ.

ترجمہ:۔ امام بخاری نے فرمایا ہم سے عصام ابن خالد نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا ہم سے حریز بن عثمان نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے صحابی رسول عبداللہ ابن بسر سے پوچھا کہا: کیا آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوڑھا پایا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھوڑی کے چند بال ہی سفید تھے۔

**تخریج حدیث:**

| محدث | کتب احادیث | کتاب | باب | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| امام بخاری | صحیح البخاری | کتاب المناقب | صفة النبی ﷺ | حدیث:۳۵۴۶ |
| امام احمد بن حنبل | مسند احمد بن حنبل | ............ | ................ | ج۴ص۱۸۷،۱۸۸،۱۹۰ ✶ |

**الفاظ کی تشریح:**

(عنفقته) اس سے مراد وہ بال ہیں جو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں، العنفقة کا اصل معنی ہے کسی چیز کا چھپانا (نجی)

**افادات:**

(۱) سفارینی نے کہا: کہ بخاری اور شمائل کے شارحین نے جس پر اعتماد کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بالوں کی تعداد بیس ۲۰ ر تک بھی نہیں پہنچی تھی، اور ان کا حاصل کلام یہ ہے کہ سفید بال سترہ ۱۷ ر تھے، جن میں سے دس ۱۰ ر بال آپ کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں تھے اور باقی بال آپ کے بقیہ داڑھی میں تھے۔

✶ امام احمد ابن حنبل نے حریز بن عثمان کے واسطے سے کئی طرق کے ساتھ عالی روایت کیا ہے۔



جامعہ شمس العـ[illegible]ی مئو (یوپی)


امام اعظم لائبریری

**EMAM-E-AZAM LIBRARY**

Madanpur, Deoria, U.P. (India) Pin No. 274205